رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵
Digitized by Khilafat Library Rabwah
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا اخبار

نور

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

ہر ماہ کی ۷ - ۱۷ - ۲۷ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر ایس محمد یوسف

نسیم

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۳ ؍
ششماہی ؍ ؍ ۱۲ ؍

از دفتر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور
۱۳۲۵ [illegible] علی صاحب
احمدی بلڈنگ - فیروزپور شہر
Ferozepore city

مقاصد

۱ - اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا

۲ - غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔

۳ - دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا۔

۴ - راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا ۔

جلد ۲۶ — اخبار نور قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ اگست ۳۷ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ — نمبر ۲۳

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت پر سکھوں کے مشہور رسالہ پھلواڑی کا زبردست تبصرہ

گورمکھی رسالوں میں "پھلواڑی" کا پایہ بہت بلند ہے۔ اس رسالہ کے معزز ایڈیٹر جناب گیانی ہیرا سنگھ صاحب درد پھلواڑی کے اگست ۳۷ء کے اشو میں "گورمکھی سیرت" پر حسب ذیل ریویو فرماتے ہیں:-

"حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی "حیات طیبہ" اس کتاب کو لکھنے والے مولوی محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" قادیان ہیں صفحات ۱۴۰ کپڑے کی خوبصورت جلد ہدیہ صرف ۸ ؍ حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیات طیبہ گورمکھی حروف اور پنجابی زبان میں پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ میرے دل میں حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے پہلے ہی بڑا احترام اور ادب ہے۔ آپکی پوتر زندگی بنی نوع انسان کیلئے کئی پہلوؤں سے اپنے اندر پوری رہنمائی رکھتی ہے۔ لیکن تعصب کے اندھیرے نے اس نور کو کئی ایک آنکھوں سے دور رکھا ہوا ہے۔ سکھوں اور ہندوؤں کے علاوہ لاکھوں کی گنتی کے مسلمان بھی حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسوہ حسنہ اور حضور کی پاکیزہ تعلیم سے بیخبر ہیں۔ جس کے نتیجہ میں یہ آئے روز اسلام کے نام پر کئی غلطیاں کرتے رہتے ہیں۔ اگر ہادیان مذاہب کے حالات زندگی اور ان کی مقدس ہدایتیں اصلی رنگ میں تمام لوگوں تک پہنچ سکیں تو موجودہ زمانہ کے بہت سے مذہبی جھگڑے اور لڑائیاں اور باہمی کشمکش جس نے ایک دوسرے کی زندگی کو تلخ اور تعلقات کو کشیدہ بنا رکھا ہے۔ دور ہو سکتے ہیں ایڈیٹر صاحب نور کی تیار کردہ شری حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت عالیہ کو میں نے پڑھا ہے۔ اور اسکی اکثر باتوں نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا ہے۔ اور میرے کئی ایک شکوک دور ہو گئے ہیں۔ اس کتاب میں مصنف نے جو حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ازواج مطہرات اور آپ کے اخلاق حسنہ کے متعلق لکھا ہے۔ وہ حصہ بہت ہی دلچسپ اور بنی نوع انسان کیلئے قیمتی ہدایات سے لبریز ہے۔

میری رائے میں اس قابل قدر کتاب کو جو بھی غور سے اور خالی الذہن ہو کر پڑھے گا۔ اس کے دل میں یقیناً شری حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کیلئے ادب۔ احترام اور محبت کا جذبہ پیدا ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔ اور وہ حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسوہ حسنہ اور مقدس تعلیم ہی کی تعریف کریگا۔ بلکہ بنی نوع انسان کی خیرخواہی اور ہمدردی کے متعلق اسلامی اصولوں سے واقف ہو کر مسلمانوں سے محبت۔ رفاقت اور دوستی پیدا کریگا آرزومند ہوگا

گورمکھی دان دوستوں کو شری حضرت محمد جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیات طیبہ اور انکی مقدس تعلیم اور اسلامی اصولوں سے واقف ہونے کیلئے یہ کتاب منگا کر ضرور پڑھنی چاہیئے ۔ اور لائبریریوں میں اس کتاب کو اونچی جگہ ملنی چاہیئے!"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپکے فائدہ کی باتیں!

تریاق اعظم

آپ اسی اخبار کے صفحہ دس ۱۰ پر "تریاق اعظم" کی قیمت میں غیر معمولی رعایت ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس موسم میں یہ دوا خصوصیت سے بہت مفید اور دو سو ۲۰۰ بیماریوں پر حاوی ہے۔ آپ خرید کر یقیناً بہت خوش ہوں گے مفصل صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ کیجئے!

دیگر ادویہ

نور اینڈ سنز کی دیگر ادویہ میں بھی کافی رعایت دی گئی ہے۔ اسکا مفصل ذکر اسی اخبار کے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ کیجئے۔ یہ تو قریباً سب دوست جانتے ہی ہیں کہ نور اینڈ سنز کی ساختہ ادویہ اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ جس نے ایک دفعہ کوئی دوا بھی استعمال کی وہ ہمیشہ کا گرویدہ ہو گیا۔

نور مفت

نور کا یہ پرچہ بہت سے دوستوں کے نام بھیجا جا رہا ہے۔ نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی خدمت بجا لا رہا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ ایسے مجاہد پرچہ کا خریدار بننا یقیناً اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے ماہ اگست میں ہونے والے خریداروں سے بجائے تین کے صرف دو ۲ روپیہ سالانہ چندہ لیا جائے گا۔ اور جو صاحب یکمشت ۱۰ روپے کی ادویہ خرید فرمائیں گے انہیں سال بھر پرچہ نور مفت پہنچتا رہیگا۔ ادویہ کا اشتہار اسی اخبار کے صفحات ۱۱ تا ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیے!

گورمکھی سیرت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت سکھوں کے مشہور رسالہ پھلواڑی کی طرف سے جس کا ریویو آپ اسی اخبار کے صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس ریویو کے ملاحظہ سے آپ اس کا بخوبی اندازہ لگا سکیں گے کہ یہ کتاب کس پایہ کی ہے۔ اور غیر مذاہب میں اس کی اشاعت کس قدر اشد ضروری ہے۔ کا ہدیہ صرف ۸؍ ہے۔ اور ۲؍ محصولڈاک۔ اگر آپ سکھوں اور ہندوؤں میں اس مقدس کتاب کو تقسیم کر سکیں۔ تو یقیناً آپ اسلام کی شاندار خدمت بجا لائیں گے۔

ملنے کا پتہ: مینیجر اخبار نور قادیان پنجاب

قرآن مجید کا ہندی و گورمکھی ترجمہ

اگرچہ ہر ایک نیکی اپنے اندر خوبی رکھتی ہے۔ مگر فی زمانناً غیر مسلموں کو قرآن کریم کی مقدس تعلیم گیان اور عرفان سے آگاہ کرنا۔ یقیناً یہ جملہ نیکیوں کی سرتاج نیکی ہے۔ قرآن مجید کے ہندی اور گورمکھی ترجمہ نے سکھوں اور ہندوؤں پر بہت اچھا اثر کیا۔ اور کر رہا ہے۔ صفحات قریباً ۸۰۰ بڑا سائز۔ طباعت بہترین۔ کاغذ اچھا۔ جلد سنہری۔ گھر کی لاگت فی کاپی قریباً پانچ روپے۔ مگر تبلیغی نقطۂ خیال سے رعایتی ہدیہ فی کاپی صرف ایک روپیہ ۴؍ محصولڈاک علاوہ۔ یہ رعایت چند روزہ ہے۔ اس کے بعد ہدیہ فی کاپی دو ۲ روپیہ ہو جائیگا۔

قرآن شریف کا ہندی ترجمہ اور آریہ پریس

۸ اگست کا آریہ مسافر لاہور جو آریہ پرتی ندی سبھا کا آرگن ہے۔ لکھتا ہے کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے عرصہ ہوا قرآن شریف کا گورمکھی زبان میں ترجمہ کیا تھا جس کا ریویو ہم آریہ مسافر میں کر چکے ہیں۔ اب انہوں نے قرآن مجید کا ہندی ترجمہ شائع کیا ہے۔ اور اسکی ایک کاپی ہمیں مرحمت فرمائی ہے۔ ہم نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ ترجمہ سلیس اور بامحاورہ ہے اس سے ہندی دان لوگ قرآن کریم کی تعلیم سے واقف ہو سکیں گے۔ ہم سردار صاحب کی اولو العزمی کی داد دیتے ہیں۔ پھر لطف یہ کہ ۵۰۰ صفحات کی ضخیم اور مجلد کتاب صرف ایک روپیہ چار آنے میں دے رہے ہیں"۔

بعض ضروری خبریں!

لاہور۔ کانگرسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ماہ کے دوران میں پنڈت جواہر لال نہرو پنجاب میں آ رہے ہیں۔

مدراس گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ بلدیات کی عمارتوں پر یونین جیک کے سوا دوسرے جھنڈے لہرانے پر جو پابندی چلی صـ۳

صـ۳ آتی ہے وہ منسوخ کی جاتی ہے۔ آئندہ ایسی عمارتوں پر قومی جھنڈا لہرانے کی ممانعت نہ ہو گی۔

شملہ۔ حکومت ہند نے انڈیمان کے قیدیوں کی بھوک ہڑتال کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ حکومت ہند واضح طور پر اعلان کر دینا چاہتی ہے کہ جب تک بھوک ہڑتال جاری رہے گی۔ گورنمنٹ کسی ایسے مطالبہ پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکے گی۔ جو مجبوسین یا دوسرے لوگ پیش کر رہے ہیں

امرتسر۔ خالصہ کالج امرتسر کی مجلس انتظامیہ نے ہڑتال کے سلسلہ میں تحقیقات کے بعد چھ پروفیسروں کو برطرف کر دیا ہے۔ مجلس انتظامیہ کے اس فیصلہ سے اکالی حلقوں میں بے چینی پھیل گئی ہے۔

انگورہ۔ افواج ترکیہ کی سالانہ نمائشی جنگیں ۱۶ اگست سے شروع ہیں۔ انکے اختتام پر انگورہ میں ایک زبردست حربی کانفرنس ہو گی۔ جسمیں یوگوسلاویہ۔ یونان۔ رومانیہ۔ عراق۔ ایران۔ افغانستان۔ اور روس کے فوجی نمائندے شرکت کریں گے اور ایک مشترکہ دفاعی لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔

خالص اور ارزاں

کستوری۔ زعفران۔ عنبر۔ موتی وغیرہ

اصلی چیزیں بہت مشکل سے ملتی ہیں۔ ہم نے بڑی کوشش اور جد و جہد سے یہ چیزیں حاصل کی ہیں۔ پھر نرخ بھی بازار سے بہت سستا کستوری کشمیری چودہ ۱۴ روپے تولہ کستوری نیپالی بیس ۲۰ روپے تولہ۔ زعفران درجہ اوّل ایک روپیہ چودہ آنے تولہ۔ درجہ دوم ایک روپیہ ۸ آنے تولہ۔ عنبر درجہ اوّل چھبیس ۲۶ روپے تولہ۔ درجہ دوم بیس ۲۰ روپے تولہ۔ موتی درجہ اوّل بیس ۲۰ روپے تولہ۔ درجہ دوئم اکیس ۲۱ روپے تولہ۔ یہ نرخ بازاری نرخوں سے بہت ارزاں ہیں۔ اور پھر چیزیں بہت بڑھیا۔ یقیناً آپ یہ خالص اور سستی چیزیں پا کر بہت خوش ہوں گے۔ اور ہمیشہ کے گاہک بن جائیں گے۔ فی الحال یہ مال تھوڑی مقدار میں منگوایا گیا ہے۔ جن کے آرڈر پہلے آئیں گے۔ انہیں ترجیح دی جائے گی۔ ملنے کا پتہ:۔

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ...... نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اذان کے ایک لاکھ گورمکھی ترجمے شائع کرنے کی تیاریاں

کم از کم پنجاب کے رہنے والوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہوگی۔ کہ سکھ دیہات میں مسلمانوں کے لئے اذان کا دینا اسقدر مشکل اور مصیبت کا موجب ہے۔ کہ آئے روز محض اذان کی وجہ سے ہی سکھوں اور مسلمانوں میں جدال و قتال اور سر پھٹول ہوتی رہتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں سکھوں اور مسلمانوں میں آزردگی اور کشیدگی اور تنفر بڑھتا ہے۔ حالانکہ بلحاظ توحید پرست ہونے کے ان ہر دو اقوام کو ایک دوسرے کے قریب ہونا چاہیئے تھا۔ مگر بجائے قریب ہونے کے یہ ایک دوسرے سے بہت دور جا رہے ہیں۔ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسائے سے جس سلوک کا امیدوار ہو سکتا ہے اُسے ہر ایک بہتر سمجھ سکتا ہے۔ اذان کے متعلق میرے سکھ دوستوں کو کچھ غلط فہمی ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اذان میں نعوذ باللہ غیر مسلموں کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ حالانکہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اذان کیا ہے؟ خدا کی بندگی اور عبادت کی طرف دعوت یا بلاوا۔ یعنی آؤ ہم سب مسلمان ملکر اللہ تعالےٰ کی عبادت اور حمد کریں"۔ اس میں ہمارا بھی کچھ یا کچھ سے زیادہ قصور رہا ہے۔ کہ ہم نے آج تک اپنے سکھ ہمسایوں کو اذان کے ترجمہ اور معانی سے آگاہ نہیں کیا۔ اگر ہم ایسا کر سکتے تو یقیناً یقیناً آج سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات بہت حد تک خوشگوار ہوتے دور کیوں جاؤ۔ بوجہ ناواقفیت کے بعض اوقات غیر مسلموں کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سوئے ادبی سے کام لیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں آئے روز مسلموں اور غیر مسلموں میں جدال و قتال ہوتی رہتی ہے جس سے ہر دو اقوام کے مقدمات میں بعض اوقات ہزاروں نہیں لاکھوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر جو جانوں کا نقصان ہوتا ہے وہ الگ۔ اور اس کے نتیجہ میں جو بدمزگی پیدا ہوتی ہے اس کی تلخی کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔ اگر ہم اس بدمزگی بے لطفی اور کشیدگی کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور مطہر تعلیم کو غیر مسلموں میں ان کی اپنی ہی السنہ میں پہونچائیں۔ تاکہ وہ سرور عالم صلعم کو بہتر سمجھ سکیں۔ اسی اخبار میں آپ صفحہ اول پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت کے متعلق سکھوں کے مشہور رسالہ پھلواڑی کا زبردست تبصرہ ملاحظہ فرمائیں گے۔ پھلواڑی کے ایڈیٹر صاحب پر یہ اثر کس نے کیا؟ گورمکھی سیرت نے جو غیر مسلم بھی اس سیرت کو پڑھے گا۔ وہ انشاء اللہ اچھا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہے گا۔ گویا ہم اس طرح چند ہزار کے خرچ سے غیر مسلموں کی ذہنیت کو بدل سکتے ہیں۔ یہی صورت اذان کی بھی ہے۔ اگر ہم اذان کے گورمکھی ترجمہ کو وسیع پیمانہ پر پنجاب کے دیہات میں تقسیم کر سکیں تو یقیناً اس کا نتیجہ نہایت ہی بابرکت ہو سکتا ہے۔

اذان کا گورمکھی ترجمہ ذرا ملاحظہ کیجئے:۔

"کرتار سب تھوں وڈا ہے۔ میں گواہی دیندا ہاں کہ پرماتما تھیں بنا ہور کوئی پوجنے یوگ نہیں۔ میں گواہی دیندا ہاں کہ شری جگت گورو محمد جی مہاراج پرماتما دے بھیجے ہوئے ہیں۔ بھگوان دی بھگتی واسطے آؤ آؤ۔ سپھلتا پاؤ۔ کرتار سب تھیں وڈا ہے۔ اس واہگورو تھیں بنا ہور کوئی پوجنے یوگ نہیں"۔

دیکھئے اس میں کون سی برائی ہے۔ اذان کیا ہے؟ خدا کی بندگی کے واسطے لوگوں کو بلانا۔ کہ آؤ ہم اکٹھے ہو کر خدا کی بھگتی کے گیت گائیں۔ اگر اذان کا گورمکھی ترجمہ سکھ دیہات میں بکثرت تقسیم کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کا اثر نہ ہو۔ آج سے قریباً بارہ ۱۲ سال پہلے میں نے گورمکھی ترجمہ پانچ ہزار کی تعداد میں چھپوا کر بعض سکھ دیہات میں تقسیم کروایا تھا۔ اس کا نتیجہ بہت ہی اچھا رہا تھا۔ چنانچہ ۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء کے سکھوں کے روزانہ اخبار پنتھ نے لکھا تھا کہ:۔

"آئے دن دیہات میں سکھوں اور مسلمانوں کے اذان پر جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ جو فی الحقیقت ملک کے اتحاد اور اتفاق کو سخت نقصان پہونچاتے ہیں۔ اس روزمرہ کی کشمکش کو دور کرنے کے لئے مولوی محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور قادیان ضلع گورداسپور نے اذان کا گورمکھی ترجمہ چھپایا ہے۔ تاکہ سکھوں کو معلوم ہو سکے کہ اذان لوگوں کو خدا کی عبادت میں شامل کرنے کا ایک پیغام ہے۔ اور اسمیں کوئی شرک کی بات نہیں۔ مولوی محمد یوسف صاحب کی یہ کوشش بلاشبہ ملک کے اتحاد اور اتفاق کے لئے قابل مبارکباد ہے۔ سکھوں کو یہ ترجمہ ضرور پڑھنا چاہیئے"۔

گویا سمجھدار سکھ اذان کے گورمکھی ترجمہ کو پڑھکر کبھی بھی اذان کے راستے میں روک نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہ ناسمجھ سکھوں کی طرف سے پیدا کی گئی روک کو دور کرنے کے لئے ہمارا ساتھ دیں گے۔ لہٰذا اگر ہم سکھ دیہات سے اذان کی روک کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ ہم اذان کے گورمکھی ترجمہ کو نہایت وسیع پیمانے پر سکھ دیہات میں تقسیم کریں۔ میرے خیال میں اس ترجمہ کی ایک لاکھ کاپی کافی ہوگی۔ کاپی پوسٹر کی صورت میں موٹے حروف میں ہونی چاہیئے جو دیواروں پر بھی چسپاں ہو سکے۔ ایک لاکھ کاپی پر قریباً دو ہزار روپیہ خرچ آئیگا۔ اگر صاحب ہمت دوست جو اسلام کے لئے اپنے پہلو میں درد رکھتے ہیں اس کار خیر میں انشراح صدر سے حصہ لے سکیں تو سکھ دیہات میں "اللہ اکبر کا نعرہ" بلند ہو سکتا ہے۔ اور آئے دن کے اذان کے متعلق لڑائی جھگڑے ختم ہو کر امن اور صلح و محبت کا دور دورہ ہو سکتا ہے۔ . . . .

. . . . اذان کے متعلق مقدمات پر مسلمانوں کے ہزارہا روپیہ خرچ ہو جاتے ہیں۔ پھر جو اتلاف جان ہوتا ہے وہ علیحدہ۔ اب اس مقدس اور اہم غرض کے سامنے دو ہزار کی حقیقت ہی کیا ہے۔ اگر میرے دوستوں نے اس کار خیر میں میرا ساتھ دیا تو یقیناً وہ چند سالوں میں خدا کے کرم سے اذان کے متعلق سکھ دیہات کی فضاء کو بالکل بدلا ہوا پائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

اذان پر اعتراض

۱۴ اگست کا پرتاب لکھتا ہے کہ "۱۲ اگست رات کو ۸ بجے جلیانوالہ باغ میں ہر دو کانگرس کمیٹیوں کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان پبلک جلسہ زیر صدارت حکیم احمد حسن منعقد ہوا۔ جلسہ کے آغاز میں مسٹر عبدالرحیم عاجز نظم پڑھ رہے تھے۔ کہ اذان شروع ہو گئی۔ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ حاضرین میں سے ایک ہندو نوجوان نے اعتراض کیا۔ کہ یہ سیاسی پلیٹ فارم ہے یہاں مذہبی باتیں نہیں ہونی چاہئیں ...... جلسہ میں گڑبڑ شروع ہو گئی۔ اور چند منٹ شور و شر رہا"۔ اگر سکھ دیہات میں ناواقفیت کی وجہ سے اذان کی روک ہوتی ہے تو وہ بھی قابل افسوس ہے۔ مگر کانگرس کے پلیٹ فارم پر جس کے ممبر قریباً تعلیم یافتہ ہیں اور جو آزادی اور آزادی رائے کے حامی ہیں۔ ان کی طرف سے اذان کی یہ مخالفت موجب تعجب اور افسوس ہے، میرا خیال ہے کہ اگر ان مخالفت کرنے والے غیر مسلموں کے سامنے اذان کا ترجمہ رکھا جائے تو یقیناً انہیں اپنے فعل پر شرمسار ہونا پڑے۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ اذان کے ترجمہ کی نہایت وسیع پیمانے پر اشاعت ہو۔ تاکہ یہ مخالفت جو اپنے اندر ایک گونہ تعصب کا رنگ بھی رکھتی ہے دور ہو سکے۔

۱۴ آسامیوں کیلئے چھ ہزار امیدوار

کوہ مری کنٹرولر ملٹری اکونٹس نارد رن کمانڈ کے دفتر کیلئے تین ٹائپسٹ اور گیارہ کلرکوں کی ضرورت تھی ان اسامیوں کے لئے امتحان ہونا تھا۔ جس کے لئے تقریباً چھ ہزار امیدواروں کی عرضیاں موصول ہوئیں۔ مگر صرف ایک سو امیدواروں کو امتحان میں بیٹھنے کی اجازت ملی۔ جس میں زیادہ تر ایم۔ اے اور ایل۔ ایل۔ بی تھے۔ ضرورت ہے کہ پڑھے لکھے نوجوان بجائے ملازمت کے صنعت و حرفت اور تجارت کی طرف توجہ کریں۔ ایک بی۔ اے کو فی زمانہ بمشکل پچیس تیس روپے کی ملازمت ملتی ہے۔ مگر ایک معمولی سے معمولی دکاندار اور کاریگر چالیس پچاس روپے ماہوار بخوبی کما سکتا ہے۔ اور ماہرین تعلیم کو بھی سوچنا چاہئے کہ موجودہ طرز تعلیم کی کس طرح اصلاح کی جائے کہ جس کے نتیجہ میں یہ بے روزگاری جو کئی ایک قباحتوں کا موجب ہے کم ہو سکے۔

کانگرس میں آزادی رائے کا فقدان

۶ اگست کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "اگر کانگرس کی پالیسی وہی ہے جس کا اظہار کانگرسی ممبران اسمبلی نے کیا ہے تو سمجھو کہ یہ ہٹلر ازم کا دوسرا نام ہے۔ اور خوددار ہندوستانی کسی کانگرسی وزارت کے ماتحت کام کرنے کو تیار نہیں ہو سکتا"۔ ضرورت ہے کہ کانگرس اس ذہنیت کی اصلاح کیطرف توجہ کرے۔ ورنہ کانگرس کو جو آزادی رائے کا دعوے ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں رہے گی۔ اور یہ بات کانگرس کے وقار کو دھبہ لگانے والی ہے۔

کانگرس اور سادگی

مسٹر جی وی۔ ماولنکر سپیکر بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی کو احمد آباد میونسپل کمیٹی کے بھنگیوں کی طرف سے میونسپلٹی کے سابق صدر کی حیثیت میں شاندار خدمات کے اعتراف کے طور پر چاندی کی ایک طشتری میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ مسٹر ماولنکر نے ایڈریس تو لے لیا مگر چاندی کی طشتری لینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ کانگرس کے معیار کے مطابق جو تنخواہ ہم نے لینی منظور کی ہے اس کے پیش نظر میں یہ عطیہ نہیں لے سکتا۔ میں اسی غریبی میں زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں جس میں بھنگی ہیں"۔ یہ امر واقعہ ہے کہ کانگرس نے لباس اور رہن سہن کے متعلق لوگوں کا نقطۂ نگاہ بدل دیا ہے۔ آج سے ۲۵ سال پہلے کانگرس میں وہی شخص عزت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ جو زیادہ سوٹڈ بوٹڈ یا فاخرہ لباس میں ملبوس ہو۔ مگر آج کانگرسی حلقہ میں وہی محترم ہے جو زیادہ سے زیادہ سادہ اور کھدر کا لباس زیب تن کئے ہو۔ گویا کانگرس نے کم از کم لباس کی جہت سے اونچ نیچ کی تمیز کو دور کر دیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب سے کانگرس نے اس طریق کو اختیار کیا ہے یہ عوام الناس میں زیادہ ہر دلعزیز ہو رہی ہے۔

کیا یہ مذہب کے معاملہ میں زبردستی نہیں ہے

آریہ اخبار ریفارمر لکھتا ہے کہ "آریہ جگت میں یہ خبر نہایت مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ مہاراجہ آواگڑھ آریہ سماجی بن گئے ہیں ...... چنانچہ شریت مہاراجہ صاحب نے ویدک دھرم سے اپنے پریم کا ثبوت بھی دے دیا ہے۔ آپ نے مورتی پوجا کو نہ صرف خود ہی نہیں چھوڑ دیا ہے بلکہ اپنے ریاست کے ضلعداروں کو حکم دے دیا ہے کہ کوئی ملازم مورتی پوجا نہ کرے"۔ یہ تو مہاراجہ کو اختیار ہے کہ وہ جو بھی چاہیں اپنا عقیدہ اختیار کریں۔ مگر اپنے اہلکاروں کو حکم دینا کہ وہ مورتی پوجا چھوڑ دیں یہ جبر نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر کوئی مسلمان والئے ریاست اپنے اہلکاروں کو یہ حکم دے کہ وہ مورتی پوجا (بت پرستی) کو ترک کر دیں۔ تو تمام آریہ اور ہندو پریس مارے شور کے آسمان سر پہ اٹھا لے گا۔ اور موٹی موٹی سرخیوں میں یہ اعلان کرے گا کہ فلاں مسلم والئے ریاست کی حد سے بڑھی ہوئی سینہ زوری۔ جبر کی حد ہو گئی۔ یہ ظلم ناقابل برداشت ہے۔ آزادی کا گلا گھونٹ دیا وغیرہ وغیرہ۔ مگر اب آریہ پریس مہاراجہ آواگڑھ کے اس طریق عمل کو نہایت پسندیدگی اور فخر سے شائع کر رہا ہے۔ اب اسے انصاف اور معقولیت کون کہے۔

کمال اتاترک کا احسن قدم

معاصر البلاغ راوی ہے کہ "۱۹ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں ترکی جمہوریت کا جشن استقلال منایا جائے گا۔ اس میں شرکت کے لئے کمال اتاترک کی طرف سے ابن سعود ظاہر شاہ۔ امیر غازی۔ اور رضا شاہ پہلوی کو دعوت دی گئی ہے۔ اور انہوں نے اس دعوت کو قبول کر لیا ہے"۔ اگر وقتاً فوقتاً شاہان اسلام کو مل بیٹھنے کا موقع ملتا رہے تو باہمی تبادلہ خیالات سے بہت کچھ فوائد مرتب ہو سکتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر اتحاد ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اپنے اندر کسی ایک فوائد رکھتا ہے۔ اور پھر باہمی تبادلہ خیالات سے یہ والیان ملک اپنی رعایا کی بہتری اور بہبودی کے بہترین وسائل اور تدابیر سے فیض یاب ہو سکتے ہیں۔

چھوت چھات بلوں سے دور نہیں ہو سکتی

"مسٹر ایم سی راجہ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی مدراس اسمبلی کے اجلاس میں ایک ایسا بل پیش کر رہے ہیں۔ جس کا مقصد پبلک کنوؤں اور سڑکوں کے متعلق عوام کے بعض حصّوں پر سے شہری پابندیوں کو ہٹوانے کا ہے"۔ بلوں سے یہ چھوت چھات دور ہونے سے رہی تاوقتیکہ ذہنیت میں تبدیلی نہ آ جائے۔ اور جب تک منو شاستر یا منو سمرتی موجود ہے چھوت چھات کے متعلق موجودہ ذہنیت کا دور ہونا قریباً مشکل ہے۔ اگر کہلانے والے اچھوت حقیقی معنوں میں مساوات اور یگانگت سے مستفیض ہونا چاہتے ہوں۔ تو اس کی ایک ہی صورت ہو سکتی ہے۔ وہ یہ کہ یہ کہلانے والے اچھوت اسلام کے سایہ رحمت میں آ جائیں۔ جہاں نہ کوئی بڑا ہے اور نہ چھوٹا۔ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں کیونکہ قرآن مجید کا یہ ارشاد ہے کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی تم میں وہی مکرم و معظم ہے جو تقوی و طہارت اور نیکی میں بڑا ہوا ہے۔ معنا نفقہ نہیں خواہ وہ کوئی ہو۔

۱۹۱۶ء کے گاندھی اور ۱۹۳۷ء کے گاندھی میں کتنا فرق

۱۹۱۶ء میں جبکہ کانگرس کا اجلاس لکھنؤ میں ہوا۔۔۔ تو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی ممبری کیلئے جناب گاندھی کا نام پیش کیا گیا۔ تلک کی پارٹی کا ایک ممبر ان کے مقابلے پر تھا۔ جب ووٹ لئے گئے تو معلوم ہوا کہ جناب گاندھی کو اپنے مخالف کے مقابلہ میں کم ووٹ ملے ہیں۔ جس پر صدر کانگرس کو اپنے خاص اختیار سے انہیں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا ممبر نامزد کرنا پڑا۔ مگر اب ۱۹۳۷ء میں جو گاندھی جی کا طوطی بول رہا ہے وہ اظہر من الشمس ہے گو ظاہر میں گاندھی جی اسوقت کانگرس سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ مگر ان کا اثر اسقدر نمایاں ہے کہ سب کانگرسی عہدیدار گاندھی جی کے اشارے پر چلنا اپنی خوشی بلکہ خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ یہ باتیں گاندھی جی کے غیر معمولی ایثار اور سادگی نے پیدا کی ہیں۔

تبلیغی فنڈ

اس فنڈ میں اس سے قبل ۴۶ روپے ۱۰ آنے جمع تھے۔ اس کے بعد حسب ذیل رقوم وصول ہوئیں۔ جناب بابو عبد الرزاق صاحب پورس پورہ دو روپے۔ مستری غلام نبی صاحب سیکرٹری تبلیغ چک ۴۲ ۱۳ آنے۔ منشی سرجن سنگھ صاحب بھیم گڑھ ۲ روپے ۱۰ آنے۔ میزان ۵۱ روپے ۱۱ آنے۔ اور حسب ذیل چار اشخاص کے نام حسب ذیل تبلیغی لٹریچر مفت بھیجا گیا۔ بابو جنگلی رام صاحب اوور سیر ڈسٹرکٹ بورڈ گونڈہ قرآن مجید ہندی ترجمہ معہ محصول ڈاک ۳ روپے۔۔۔۔۔ شنکر داس صاحب چک ۶۲ غربی قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ معہ محصول ڈاک ۳ روپے۔ منشی سرجن سنگھ صاحب قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ ایک کاپی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت ایک کاپی مع محصول ڈاک ۳ روپے ۱۰ آنے۔ میزان ۹ روپے ۱۰ آنے۔

۵۱ روپے ۱۱ آنے میں سے ۹ روپے ۱۰ آنے منہا کرنے کے بعد باقی ۴۲ روپے ۱ آنہ رہا۔ یہ دوستوں کو بخوبی جان لینا چاہئے۔ کہ یہ بہترین اور ٹھوس تبلیغی لٹریچر اصل لاگت سے بھی کم پر دیا جا رہا ہے۔ پوتر جیون (گورمکھی سیرت) کا حجم قریباً ۵۵۰ صفحات ہیں۔ جلد سنہری۔ کاغذ اعلیٰ ہدیہ ۱۰ ، کاغذ رسمی ۸ ، گھر کی لاگت قریباً ایک روپیہ ۴ ۔ قرآن شریف کا ہندی و گورمکھی ترجمہ۔ حجم قریباً ۸۰۰ صفحات سائز ۱/۲۔ جلد سنہری ہدیہ زیادہ سے زیادہ صرف ۲ روپے حالانکہ گھر کی لاگت فی کاپی قریباً ۵ روپے۔ مگر محض تبلیغی نقطہ خیال سے یہ مقدس اور مؤثر تبلیغی لٹریچر اصل لاگت سے بھی کم قیمت پر دیا جا رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ دوست یہ ٹھوس تبلیغی لٹریچر خرید کر نہایت وسیع پیمانہ پر غیر مذاہب میں تقسیم کریں۔ اگرچہ ہر ایک نیکی اپنے اندر خوبی رکھتی ہے۔ مگر قرآن کریم کی مطہر تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت عالیہ اور اخلاق حسنہ سے دور افتادہ لوگوں کو آگاہ کرنا یقیناً یہ جملہ نیکیوں کی سرتاج نیکی ہے۔ اور آج غیر مسلموں کو برکات اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے آگاہ کرنے کی جسقدر اشد ضرورت ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ اور یہ پاکیزہ لٹریچر تبلیغ اسلام کے فرائض کو جس احسن طریق سے پورا کر رہا ہے۔ وہ آپ ذرا اس اخبار کے پہلا صفحہ ملاحظہ فرمائیے۔ جس قدر اس مفید لٹریچر کی زیادہ اشاعت ہو گی۔ انشاءاللہ اسی قدر غیر مذاہب میں تبلیغ کا دروازہ کھلے گا۔ لہٰذا دوستوں کو اس کار خیر میں اعانت کے لئے غیر معمولی توجہ اور سعی بلیغ سے کام لینا چاہیئے۔

ابھی تو ابتدا ہے

۲۵ جولائی کا پرکاشش لکھتا ہے کہ "عورتوں کی طرف سے یہ عام جذبہ پایا جاتا ہے۔ کہ مرد عورت پر ظلم کرتے ہیں۔ اب عورت مرد کی مزید غلامی برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر لڑکے بی۔اے اور ایم۔اے ہوتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ لڑکیاں نہ ہوں۔ اگر لڑکوں کو شادی کرنے یا نہ کرنے کا حق ہے تو انہیں کیوں نہیں؟ اب کماری کلاوتی نے "شانتی" کے تازہ پرچہ میں دو حقوق اور بتلائے ہیں۔ بچوں کو جنم دینے یا نہ دینے کا حق اور روزی کمانے کا حق"۔ صاف ظاہر ہے کہ عورت کی ذہنیت دن بدن بدل رہی ہے۔ اور یہ سب مغربی تعلیم کی برکت ہے۔ ابھی تو ابتدا ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا کیا

چپڑاسیوں کو چپڑاسی نہ کہا جائے

(مدراس ۹ اگست) مدراس سیکرٹریٹ میں ایک نئی ہدایت جاری ہوئی ہے کہ ادنیٰ ملازموں کو چپڑاسی اور دفتری وغیرہ کے نام سے نہ بلایا جائے۔ بلکہ انکا نام لیکر مخاطب کیا جائے۔ اس ہدایت کا یہ مطلب ہے۔ کہ خواہ کوئی ملازم کتنا ہی ادنے کیوں نہ ہو۔ انہیں عزت سے بلایا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردہ اور اس کی تاریخی و مذہبی حیثیت

لفظی معنی کے لحاظ سے تو پردہ صرف خلوت ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے جو ترقی یافتہ ممالک کی عورتوں میں بھی رائج ہے۔ لیکن ہندوستان میں یہ رواج ذرا زیادہ سختی سے برتا جاتا ہے۔ اور غالباً ذات پات کی طرح یہ اسی ملک کی خصوصیت ہے۔ اس ملک میں اس کی شکل یہ ہے کہ عورتوں کو مکان کی چار دیواری میں بند کر کے بیرونی دنیا کے مناظر سے بالکل محروم کر دیا جائے۔

مغربی تہذیب کا اثر

اس قسم کی قیود محض اعلیٰ طبقہ میں یا طبقہ اوسط کے ذرا بڑے آدمیوں میں رواج پذیر ہو سکتے ہیں۔ اور ادنےٰ طبقہ کی عورتوں کی اقتصادی ضروریات ان قیود کی حامل نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ اس طبقہ میں پردہ کا رواج اتنی سختی سے کبھی نہیں رہا۔ خارجی حیثیت سے اس پر نظر ڈالی جائے تو صاف ظاہر ہوگا کہ مغربی تمدن سے متصادم ہو کر یہ رواج رفتہ رفتہ فنا ہو رہا ہے اور اعلیٰ طبقہ او سط کے بڑے آدمی جو سب سے پہلے اس تمدن سے دوچار ہوئے۔ وہ اس کی آزادی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ رفتہ رفتہ نقطہ نظر کی یہ تبدیلی او نچے طبقہ اور طبقہ اوسط کے بڑے آدمیوں میں عام طور پر نفوذ کرنے لگی۔ ڈولیوں اور پالکیوں کی جگہ موٹر کاروں نے اور زمانہ حال کی دوسری سواریوں نے لے لی۔ اور پردہ کلب اور پردہ پارٹیوں میں بھی یہی اثر جلوہ گر نظر آنے لگا۔ طبقہ اوسط کے چھوٹے آدمی بھی اقتصادی تنگنائیوں سے مجبور ہو کر اسی رنگ میں رنگے گئے۔ اس لئے کہ انہیں ضرورت تھی کہ گھر کے مردوں کی آمدنی میں عورتیں بھی محنت کر کے اضافہ کریں۔ چنانچہ مغربی تمدن کے اثرات اور اقتصادی ضروریات نے مل کر پردہ کی رواج کی بنیادیں کھوکھلی کر دیں۔

تاریخ سے لاعلمی

پردہ کا رواج معترضین کا تختہ مشق بنا ہوا ہے۔ اور اعتراضات کی بھر مار دیکھ کر بعض جوشیلے ہندوستانیوں کو جو تاریخ سے نابلد تھے یہ ترغیب ہوئی کہ وہ اس سے قطعی برأت کا اظہار کر دیں۔ اور اسے خارجی اثرات کی پیداوار بتا کر سبکدوش ہو جائیں۔ لیکن تاریخ کے جاننے والے بتائیں گے کہ یہ وہ اپنی مروجہ شکل میں ہندوستان کی نہایت قدیم رسم ہے اور یہ کسی نہ کسی شکل میں بعض دیگر ممالک میں بھی زمانہ قدیم سے رائج رہا ہے۔ چنانچہ فریڈا ایچ داس نے اپنی کتاب "پردہ" میں لکھا ہے کہ "پردہ کی ابتدا انسانوں کے اعلیٰ اور ادنیٰ ذاتوں میں تقسیم سے ہوئی۔ اور عورتوں کا چار دیواری میں رکھنا طبقہ اعلیٰ کا طغرائے امتیاز بن گیا۔ ہندوستان کے معاشی مسائل کے ایک اور ماہر مسٹر ان سی مہتہ آئی سی۔ ایس اپنی کتاب "ہندوستانی تمدن میں اصلاح کا حصہ" میں فرماتے ہیں کہ "یہ غلط ہے کہ ہندوستان میں پردہ اسلام کے ساتھ آیا عورتوں کو چار دیواری میں بند رکھنے کا رواج تمام قدیم اقوام میں پایا جاتا ہے۔ اور خاص کر یہ ہندوستان میں تمدن قدیم کے زمانہ میں طبقہ اعلےٰ میں موجود تھا۔ ہندوستانی مسلمانوں نے اس ملک کے رواج کو اختیار کیا۔ اور یہاں جو چیز نشان شرافت سمجھی جاتی تھی اسے اپنے یہاں بھی رائج کر دیا۔ قدیم ہندو معاشرت میں پردہ کی سختیاں مرور زمانہ کے ساتھ بڑھتی گئیں۔ اور منوشاشتر نے عورتوں کی بے وفائی کے تخیل کو تقویت دے کر ان قیود کو اور سخت کر دیا۔ اس دستور کے ماتحت عورتوں کو صرف سوئمبر یا شادی بیاہ کے موقعہ پر گھر سے باہر نکلنے کی اجازت تھی۔

رامائن و مہابھارت

مستند ہندو کتب اور تاریخ قدیم سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں پردہ کی رسم آریوں کے ورود کے وقت سے رائج ہے۔ یہ روایت ہم کو ان دو کتابوں رامائن اور مہابھارت سے ملتی ہیں۔ ان کتابوں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قرن میں پردہ نہایت ہی سخت قیود کے ساتھ رائج تھا۔ جبکہ سیتا اور دروپدی جیسی خواتین یہ دعوےٰ کرتی تھیں کہ ہیرے جسم کو سورج اور ہوا نے بھی نہیں دیکھا۔ اور دیوتاؤں کی نظر بھی دوچار نہیں ہوئی جب رام چندر کے بن باس کے موقعہ پر سیتا جی گھر سے باہر نکلیں۔ لوگوں میں سخت ہیجان برپا ہوا۔ اور اپنی راجکماری کو بے پردہ دیکھ کر سب چلا اٹھے کہ کیا بُرا زمانہ لگا ہے کہ سیتا جی کی جھلک دیوتا بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ باہر آ گئی ہیں۔ اور بازاری نگاہوں کا سامنا کر رہی ہیں (رامائن ایودھیا کانڈم سورج ۳۳ شلوک ۷ ۱۹)۔

مجبورانہ بے پردگی

رامائن کی ایک اور روایت میں بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ رامچندر جی نے فتح لنکا کے بعد اپنی رانی سیتا کو دربار میں بلایا۔ تو رام چندر جی کے ساتھی مردوں کو ہٹانے لگے اس پر رامچندر نے بحیثیت عالم وید و شاستر کے حسب ذیل فتوےٰ دیا۔ "مسلو! غم کے موقعوں پر مجبوریوں میں۔ لڑائیوں میں۔ سوئمبر کے اور قربانیوں میں اور شادی کے موقع پر عورت کا سامنے آ جانا اور مرد کی نگاہ اس پر پڑ جانا گناہ نہیں۔ سیتا مصیبت زدہ ہے۔ اور مجبوریوں میں گرفتار ہے۔ اس کے سامنے آنے میں کوئی ہرج نہیں ہے خاص کر جبکہ میں موجود ہوں (رامائن یودھ کانڈم سورج ۱۱۴ شلوک ۲۷۔۲۸)

دروپدی کی مثال

جب راجہ بھبیشن سیتا جی کو گھر سے باہر لائے اور رامچندر جی کے دربار میں لئے جا رہے تھے تو سیتا جی بے پردگی کی شرم کے مارے جھکی جاتی تھیں۔ اور قدم نہیں اٹھتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے بدن میں اپنے کو چھپا رہی ہیں۔ (بحوالہ مذکور)

عورتوں کے گھر کے اندر بند رہنے کے ایسے ہی واقعات مہابھارت میں بھی درج ہیں۔ اور ایک معنیٰ خیز روایت یہ ہے کہ جب یدھشٹر اپنی رانی دروپدی کو جوئے میں ہار گیا۔ اور دریودھن نے دروپدی کو باہر لا کر ذلیل کرنا چاہا۔ تو دروپدی نے رو کر کہا کہ "راجاؤں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے مجھے صرف سوئمبر کے وقت دیکھا تھا۔ اس سے پہلے مجھ کسی نے نہیں دیکھا۔ ہوا اور سورج بھی مجھے نہ دیکھ پاتے تھے۔ لیکن آج بد قسمتی سے مجھے غیر مردوں کے سامنے آنا پڑا۔ افسوس راجاؤں کے خاندان سے سناتن دھرم جاتا رہا ہے۔ کوئی شریف آدمی اپنی بیوی کو غیر مردوں کے سامنے نہیں لاتا۔ مگر افسوس کہ اب خاندانوں سے مذہب جاتا رہا۔ (دہابھارت شلوک ۴-۵-۸-۹ سبھا پروہ ادھیائے ۶۹)

پورانوں کا زمانہ

پورانوں کے زمانہ میں بھی پردہ کی وہی سختی پائی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ جب راجہ سری کرشن کے ماموں راجہ کنس نے متھرا میں ایک دنگل کیا۔ اور اس میں دور دور سے راجاؤں کو بلایا۔ تو عورتوں کے لئے ایک ایسی جگہ بنائی جو ہوا میں معلق معلوم ہوتی تھی۔ اور باریک کپڑے کی جالیاں دنگل دیکھنے کے لئے نکالی گئی تھیں (ہری انس پران، وشنو پراہ ادھیائے ۱۹)

برہم پران شلوک ۳۹ ادھیائے ۴۲ میں بھی عورتوں کے پردے سے باہر نکلنے کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ اور کلجگ کی ایک خصوصیت یہ بتائی گئی ہے کہ عورتیں اسقدر آوارہ ہو جائیں گی۔ اور وہ اپنے بال سنوار کر باہر گھومیں گی اور اپنے شوہر اور بزرگوں کا کہنا نہ مانیں گی۔"

شریف عورت کی علامت

ان مقدس کتابوں کے سنا دینے کے بعد اب ہم ادب لطیف پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو وہاں بھی یہی صورت نظر آتی ہے۔ چنانچہ بان کی ہرش چرتیم کے ایکٹ اول میں سوم میں نقاب کو شریف عورت کی نشانی بتایا گیا ہے۔ اور ایک جگہ یہ بھی کہا گیا ہے "جیسے شریف عورت کے چہرہ پر نقاب" ایک قدیم ڈرامہ پرچھکا ناٹک کے ایکٹ اول میں لکھا ہے کہ "نقاب سے تجھے ایک غیر معمولی شرافت حاصل ہو گئی۔ ورنہ پہلے تو کھلے منہ والی بازاری کسبی تھی"

جب راجہ دشنیت نے پہلی مرتبہ شکنتلا کو دیکھا تو کہا کہ "یہ نقاب پوش تمام بدن کو برقعہ سے ڈھکے ہوئے لڑکی سی دکھائی دیتی ہے۔ جس کے جسم کی خوبصورتی ذرا بھی ظاہر نہیں ہوتی۔ ان فقیروں کے گھر میں وہ ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے سوکھے پتوں میں لپٹی ہوئی ننھی کونپل (شکنتلا انک شلوک ۱۳)

زمانہ قدیم کی شہادت

اس پردہ کا ذکر کوتلیا کی ارتھ شاستر میں بھی ملتا ہے۔ جس کی تصنیف کا زمانہ ۳۰۰ سو سال قبل مسیح ہے۔ اس میں ایسے قوانین کا تذکرہ جن کے بموجب گھروں میں بند رہنے والی عورتیں بے پردہ عورتوں سے معاہدہ کر سکتی ہیں۔ اور یہ معاہدہ خاصکر انہیں عورتوں کے لئے ہے۔ (ارتھ شاستر مورخہ شام شاستری ۱۹۱۹ صفحہ ۱۸۸ ترجمہ انگریزی وصفحہ ۱۴۸ اصلی ایڈیشن ۱۹۰۹ء تیسرا آدھی کرن دھرم شاستریم صفحات ۱۴۷ و ۱۴۸)

منو شاستر کا قانون

ان ان لا نے بھی اپنی کتاب "قدیم ہندو سیاسیات" مطبوعہ لنڈن ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۱۴۴ میں اس پردہ کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ مناسب ہوگا۔ کہ منو شاستر کے بعض خاص خاص دفعات کا بھی ذکر کر دیا جائے۔ جن سے عورتوں کی قیود میں اضافہ ہو گیا۔ منو کا خیال تھا کہ "جذبات آدمی کو بے قابو کر دیتے ہیں۔ اور بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگ بھی ان کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنی ماں اور بہن اور لڑکی کے ساتھ بھی تنہا نہ بیٹھنا چاہئے۔ (منو شاستر ادھیائے ۲ صفحہ ۹۲) اور انہوں نے یہ فتوے دیا ہے کہ مردوں کو چاہئے۔ کہ دن رات عورتوں کو قید میں رکھیں۔ اس لئے کہ شرم حیا۔ ایمانداری یا حیا کوئی چیز عورت کی عصمت کو نہیں بچا سکتی۔ صرف چار دیواری ہی تو بچی رہی۔ مسٹر فریڈ اداس نے منو شاستر کے ماتحت عورتوں کی حالت کا اظہار اپنی کتاب "پردہ" کے صفحہ ۲۷ میں اس طرح کیا ہے۔ کہ منو شاستر ہی کا یہ تباہ کن اثر تھا کہ ہندوستانی عورتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سخت جکڑ بندوں میں کس دی گئیں۔

یہی خاتون کتاب مذکور بالا کے صفحہ ۳۹ پر فرماتی ہیں کہ "ہندوؤں کے قدیم اور قرون وسطی کا لٹریچر عورتوں کی اخلاقی تحقیر سے بھرا پڑا ہے۔ جیسے آپ مہلک زہر یا دریا کی طغیانی یا آندھی یا خوبصورت طویل الجثہ خونخوار ہاتھی یا شکار کے بھوکے شیر یا فرشتہ موت یا چور وحشی قاتل پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر عورت پر بھروسہ کیا تو ذلت و خواری کے صحرا میں سرگردان ہونا پڑیگا۔ اس سے لوگوں کے دماغ میں یہ بات جم گئی کہ عورتوں کو اگر گھر کے باہر پھرنے کی آزادی دی گئی تو ان کا رتبہ گھٹ جائے گا۔ اور وہ نیچی ذات کی عورتوں کے برابر ہو جائیں گی۔

قدیم حکماء کے خیالات

لیکن یہ خیالات صرف منو ہی کے نہ تھے۔ بلکہ مختلف ممالک کے قدیم حکماء کے خیالات بھی اس معاملہ میں ایسے ہی تھے۔ چنانچہ سقراط کا قول ہے۔ کہ "عورت سے زیادہ کوئی چیز دنیا میں باعث پریشانی نہیں ہے۔" یونانیوں کا در اصل یہ عقیدہ تھا کہ سانپ کے زہر کا علاج ہو سکتا ہے مگر عورت کی بدکاری ناقابل علاج ہے دمشق کے پادری جان کا خیال تھا کہ "عورت بدکاری کی پیداوار اور امن کی دشمن ہے۔

اسلام اور پردہ

برعکس اس کے اسلام نے عورت کو رفیق زندگی تسلیم کیا۔ اور اسے معاہدہ کرنے کا اختیار اور شوہر والدین اور دیگر اعزہ کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میں حصہ پانے کا حق دیا ہے

یہاں پر یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ اسلام نے رسم پردہ پر کیا اثر ڈالا ہے۔ عرب میں اسلام کے ظہور کے وقت نقاب کی بعض قسمیں رائج تھیں۔ لیکن اسلام نے سب کو اٹھا دیا۔ تاہم اظہار آرائش کے خلاف ہونے کی وجہ سے اس نے دو چیزوں کے استعمال کی ترغیب دی یعنی "جلبات" و "خمار"۔ اول الذکر ایک چادر تھی جو کپڑوں کے اوپر لپیٹ لی جاتی تھی۔ اور آج بھی یہ ہندوستان میں رائج ہے خصوصاً گھر کی عورتیں باہر نکلتے وقت اوڑھتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ عرب میں خاص کر شریف عورتوں کے لئے رائج کی گئی تھی۔ تاکہ جب وہ باندیوں کے ساتھ رفع حاجت کے لئے باہر جائیں تو پہچان لی جائیں۔ اور عام لوگ انہیں مذاق نہ کر سکیں۔ آخرالذکر اسی قسم کا ملبوس تھا۔ جیسا آج کل پہنتی ہیں۔ اس میں چہرہ۔ ہاتھ اور پیر کھلے رہتے تھے۔ عورتوں کو آزادی سے باہر نکلنے کی اجازت تھی۔ اور انہیں کبھی گھر کی چار دیواری میں مقید نہیں کیا گیا۔ انہیں صرف اتنا حکم تھا کہ نظر نیچی رکھیں۔ اور زیبائش کا اظہار نہ کریں۔ قرآن شریف کی حسب ذیل آیات سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ "مومن عورتوں سے کہو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں" (پارہ ۱۸ سورۃ ۲۴ رکوع ۴۱ آیت ۳۱) "مومن عورتوں سے کہو کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں" (پارہ ۱۸ سورۃ ۲۴ آیت ۳۱) یہی حکم اس جگہ مردوں کے لئے بھی ہے۔ اور انہیں بھی اپنی نظریں نیچی رکھنے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا گیا ہے۔ اگر مردوں اور عورتوں کو آزادی سے باہر نکلنے اور دوسرے سے ملنے کی اجازت نہ ہوتی تو ان احکام کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

قرآن مجید کی ایک اور آیت سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے عورتوں کو چہرہ اور ہاتھ بند رکھنے کا ہرگز حکم نہیں دیا۔ اس آیت میں عورتوں کو اپنی زیبائش چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ کہدیا گیا ہے کہ یہ حکم جسم کے ان حصوں کے لئے نہیں ہے جن کا کھلا رہنا ضروری ہے۔ (پارہ ۱۸ سورۃ ۲۴ رکوع ۴ آیت ۳۱) یہاں پر "زینت" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس کی تفسیر دو طرح کی جاتی ہے۔ اول تو زیورات اور دوسرے جسم کے وہ حصے جو جاذب کشش ہوں۔ خصوصاً سینہ وغیرہ۔ ایک اور جگہ کہا گیا ہے کہ عورتوں کو زمین پر پیر اسطرح نہ رکھنا چاہئے۔ کہ جو زیور چھپے ہوئے ہوں وہ ظاہر ہو جائیں۔ اور اس آیت میں بھی چونکہ زینت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس لئے اس سے پہلی تفسیر کی تائید ہوتی ہے۔ مزید برآں قرآن مجید نے حکم دیا ہے کہ عورتوں کو کسب معیشت کے لئے باہر نکلنا چاہئے۔

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ مسلمان ہمیشہ جہاد میں عورتوں کو لے جاتے تھے۔ اور انہیں مجروحین اور بیماروں کی خدمت کے وہی فرائض انجام دینے پڑتے تھے۔ جو آجکل صلیب احمر و ہلال احمر و سیوا سمتی جیسی انجمنیں انجام دیتی ہیں۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں عورتیں جہاد میں ساتھ جاتی تھیں۔ ام عطیہؓ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مختلف جہادوں میں سات مرتبہ گئیں۔ اور حضورؐ کی زوجہ اطہر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور قبائل ام سلیم و انصار کی اکثر خواتین جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتی تھیں (صحیح مسلم) غزوہ خندق میں حضرت صفی رضی اللہ عنہا نے ایک یہودی کو نہایت ہی جرأت سے قتل کیا۔ اس غزوہ میں ام عمارہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان بچائی۔ (سیرۃ الصحابیات صفحہ ۴۵) گیبن نے اپنی مشہور کتاب "تاریخ زوال روم" میدان ازندین کی جنگ کا ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ جس میں ابان کی زوجہ نے حصہ لیا۔ یہ خاتون اپنے شوہر کے ہمراہ جہاد میں گئی تھیں۔ جہاں آبان کو ایک شخص مسمّی طامس نے قتل کر دیا۔ خاتون مذکور نے اپنے شوہر کا انتقام لینے کی قسم کھائی۔ اور طامس پر حملہ کر کے مجروح بھی کیا۔

تاریخ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں خواتین نماز پڑھنے مسجدوں میں جایا کرتی تھیں۔

(ماخوذ)

پنڈت بھگوت دت کے بائیس سدھانت

ہمیں حال میں ایک پستک کے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ کہ جس کے ٹائیٹل پیج پر یہ عبارت درج ہے:۔

پنڈت بھگوت دت

کے

بائیس سدھانت

ارتہات

پنڈت بھگوت دت بی۔اے ریسرچ سکالر ڈی۔اے۔وی کالج لاہور کے اصلی وچاروں کا نمونہ اور ان کے ذریعہ مہرشی شری سوامی دیانند جی سرسوتی کے وچاروں کا علانیہ کھنڈن از رشی بھگت پنڈت ایس۔ ڈی شرما شاستری ریسرچ سکالر۔ بار اول ۱۹۳۳ء قیمت ۔/۲

اس کتاب کے شروع میں جو بیان دیا گیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

"پنڈت بھگوت دت جی ڈی۔اے۔وی کالج لاہور کے مشہور ریسرچ سکالر ہیں۔ آریہ جگت تقریباً بیس برس سے یہ آشا باندھے بیٹھا ہے۔ کہ آپ کی بیش بہا ریسرچ کے ذریعہ ویدوں پر تمام مخالفین کی طرف سے کئے جانے والے سب قسم کے اعتراضات کا فیصلہ کن اور دندان شکن جواب دیا جا سکے گا۔ ہر موقعہ پر پنڈت جی اپنی دھرم لہ دار تقاریر میں اس آشا کو مضبوط کرنے والی باتیں کہتے رہتے ہیں۔ بہت سے لوگ انہیں پنڈت گورودت ثانی کہہ کر اپنی شردھا کا پرکاش کرتے ہیں"۔

ہم بھی برسوں تک انہی لوگوں میں شامل رہے ہیں۔ لیکن جب سے ہم نے آپ کی پستک موسومہ "ہسٹری آف ویدک لٹریچر" کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ ہماری تمام آشاؤں پر پانی پھر گیا ہے۔ کئی برسوں کی بات ہے گوالمنڈی لاہور میں ایک موقعہ پر شاستر ارتھ کرتے ہوئے پنڈت دھرم بھکشو کو یجروید کے اندر انحراف کے متعلق کئے گئے ایک سوال کا کچھ جواب نہ سوجھ پڑتا تھا۔ انہوں نے بغرض امداد پنڈت صاحب کی طرف جو نظر کی تو آپ نے یہ کہہ کر کہ یہ یجروید نہیں ہے یہ واج سینی سنگھتا ہے۔.... ان کی جان بخشی کروائی۔ بعد میں جب پنڈت صاحب سے اصلی یجروید کے متعلق پوچھ تاچھ کی گئی تو آپ نے کہا۔ "شاستر ارتھ میں سب کچھ جائز ہے" کہہ کر بات کو ٹال دیا۔

لیکن آپ کی اس پستک سے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ آپ کے اصلی اندرونی وچار بالکل اور ہیں۔ اور آپ اوپر سے رشی دیانند کا نام لے کر بھولے لوگوں کی آنکھوں میں مٹی ڈال رہے ہیں۔ اس بات کے ثبوت میں ہم اس کتاب سے کچھ اقتباسات حوالہ قلم کرتے ہیں۔ یہ تمام آپ کی اس کتاب کی جلد دوم سے لئے گئے ہیں۔ جو کہ ۱۹۲۷ء سے شائع ہو چکی ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر اسی سلسلہ میں لکھا ہے۔

(۱) "شت پتھ (۱۱-۵-۱-۱۰) میں کہا ہے۔ پُورُو رو اَور اُروشی کے سمواد کا یہ سوکت پندرہ رچا کا ہے۔ پرنتو رگوید (۹۵-۱۰) میں جس کے کچھ منتر یہاں اُدھرت ہیں۔ اٹھارہ رچائیں"۔

ناظرین! اسے ذرا دھیان سے پڑھئے گا یہاں پر پنڈت جی ایک بڑا بھیانک اور سنسنی خیز سماچار سناتے ہیں کہ موجودہ رگوید میں انتہائی درجہ کی تبدیلی داخل ہو چکی ہے۔ آپ کا صاف بیان ہے کہ شت پتھ براہمن کے وقت ایک خاص سوکت میں صرف ۱۵ منتر تھے۔ لیکن اب اسی سوکت میں ۱۸ منتر موجود ہیں۔ اگر اسی اوسط سے باقی کے حصوں میں اضافہ ہوا ہو۔ تو سارے رگوید کے تقریباً دس ہزار منتروں میں سے دو ہزار منتروں کو ملاوٹ تصور کرنا پڑے گا۔ اب یہ شناخت کرنا کہ کون سے منتر اصلی ہیں اور کون سے پیچھے سے آ کر ملے ہیں۔ ناممکن ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ اگر پنڈت جی کا خیال مانا جائے تو رگوید کو ناقابل اعتبار سویکار کرنا ہوگا۔

(۲) اتھروید کے بارے میں اور بھی زیادہ صاف تحریر کرتے ہیں۔ اتھروید کے صفحہ ۲۹۱ سے ۲۹۶ تک کنتاپ سوکت کے نام سے مشہور سوکت موجود ہیں۔ ان میں لگ بھگ ڈیڑھ صد منتر ہیں۔ ان سب کے بارے میں پنڈت جی لکھتے ہیں "کنتاپ سوکت اتھرو سنگھتا انترگت نہیں ہیں (صفحہ ۷۰) ارتھات یہ سوکت اتھروید میں شامل نہیں ہیں"۔ آپ یہیں تک اکتفا نہ کر کے اپنی رائے کے ثبوت میں دلائل بھی پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ کا خیال درست ہے تو موجودہ اتھروید میں سینکڑوں اور ہزاروں منتروں کی گڑبڑ کو قبول کرنا پڑے گا۔

(۳) آپ "منتر براہمن" کے متعلق لکھتے ہیں کہ "اس میں کچھ منتر انیہ براہمنوں سے ہی لئے گئے ہیں"۔ (صفحہ ۱۸) آپ کا اس فقرہ سے ایک نہایت گہرا مطلب ہے۔ یعنی یہ منتر موجودہ چاروں ویدوں میں نہیں پائے جاتے ہیں۔ اگر ان میں نہیں پائے جاتے تو ان براہمن گرنتھوں نے انہیں لیا کہاں سے؟ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ پنڈت جی کے خیال میں موجودہ ویدوں میں بعد کی کافی ملاوٹ پائی جاتی ہے۔ اب آپ یہ ساتھ اور اضافہ فرماتے ہیں۔ کہ ان ویدوں کے علاوہ اصلی وید کوئی دوسرے ہی تھے۔ جن سے کہ ان میں موجود منتروں کا ایک حصہ آیا۔ اور جن سے دوسرے براہمن وغیرہ گرنتھوں میں کچھ ایسے منتر چلے گئے جو ان موجودہ ویدوں میں نہیں پائے جاتے۔ یہ بات اگلے حوالہ سے اور بھی صاف ہو جاتی ہے۔

(۴) جیمنی براہمن کی بابت تحریر فرماتے ہیں۔ اسمیں ایسے منتروں کی سنکھیا پریاپت ہے۔ جو پہلی بار اسی میں ملے ہیں۔ مُدرت وواگ کے میں وے اس رُوپ میں نہیں ملتے (صفحہ ۲۲) اس حوالہ سے مندرجہ ذیل نتائج صاف نکلتے ہیں۔

ا۔ اس براہمن کے اندر بہت سے ایسے منتر ہیں جو اور کہیں نہیں ملتے۔

ب۔ براہمن کا کام بقول رشی دیانند وید منتروں کی ویاکھیا کرنا ہے (دیکھو بھومکا صفحہ ۹۰) اب سوال یہ ہے کہ یہ منتر جو اب اور کہیں نہیں ملتے اس براہمن میں کہاں سے آئے۔ وہ اصلی وید اب کہاں ہیں۔ جس میں یہ منتر شروع میں موجود ہوں گے۔

ج۔ موجودہ ویدک ساہتیہ میں ان منتروں سے کچھ تبدیل شدہ منتر کہیں کہیں ملتے ہیں۔ تو گویا وید منتروں کے شبد وغیرہ تبدیل ہو سکتے ہیں۔ وہ ازلی ابدی نہ رہے رشی دیانند تو ویدوں کے شبدوں اور ان کے موجودہ رُوپ اور ترتیب وغیرہ کو نتیہ مانتے ہیں۔ پرنتو پنڈت جی ان میں صاف تبدیلی کو سویکار کرتے ہیں۔ آپ کے خیال کے مطابق موجودہ وید اصلی ویدوں کے تبدیل شدہ جانشین تو بھلے ہی ہو سکیں۔ لیکن اصلی وید ہو نہیں سکتے۔ کارن یہ کہ ان میں بہت سے پراچین منتر تو ملتے نہیں۔ اور بہت سے نئے جوڑ دیئے گئے ہیں۔

(۵) اسی طرح سے آپ گوپتھ براہمن سام وید کی "کھل شُرتی" بھی سویکار کرتے ہیں (صفحہ ۴۲)

کھل شُرتی کا مطلب ہے ضمیمہ یا ملاوٹ (دیکھو یہی کتاب صفحہ ۷، جہاں پر اتھروید کے کنتاپ سوکتوں کو کھِل کہہ کر ملاوٹی ثابت کرنا چاہا ہے) اس طرح سے آپ یہاں سام وید میں بھی ملاوٹی حصہ کو سویکار کرتے ہیں۔ گویا رگوید اور اتھروید کی طرح وہ بھی اصلی حالت میں موجود نہیں ہے۔

(۶) ایتریہ آرنیک کے بارے میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ اس کے چوتھے آرنیک میں کیول مہانامنی رچاؤں کا سنگرہ ہے۔ یہ رچائیں سام وید کی ناگیہ شاکھا میں بھی ملتی ہے۔ (صفحہ ۲۲۵)

سوال یہ ہے کہ یہ مہانامنی نام والے نو منتر کس وید سے اس گرنتھ میں آئے ہیں؟ موجودہ ویدوں میں تو یہ ہیں نہیں۔ آپ بھی یہی کہتے ہیں۔ اگر سام وید کی کسی شاکھا میں یہ منتر پائے جاتے ہیں تو بھی پرشن بدستور قائم رہتا ہے کہ اصلی سام وید ڈھونڈنا چاہیئے۔ جہاں سے اس شاکھا میں بھی وہ منتر آئے ہوں گے۔ پنڈت جی خود صفحہ ۲۰۴ پر تسلیم کرتے ہیں کہ منتروں کی پیدائش رشی بنتے ہوئے یعنی "ابتدائے آفرینش" میں ہوئی تھی۔ اس لئے اگر وہ سب اصلی منتر موجودہ چاروں ویدوں میں نہیں پائے جاتے۔ تو صاف عیاں ہے کہ پنڈت جی کے ارشادات کے مطابق یہ وید نامکمل ہیں۔

(۷) پنڈت جی بدستور اپنی دھن میں مصروف ہیں آپ پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اصلی ویدوں کا پتہ نکال کر سارے زمانے کو اپنا مشکور ممنون بنا دیں چنانچہ ۱۹۳۱ء میں اپنی کتاب کے جلد اوّل حصہ دوم کے صفحہ ۱۸۱ پر آپ یہ خوشخبری سناتے ہیں۔ کہ تنو دیوی والا منتر اتھروید کا پرتھم منتر ہے۔

ناظرین خوب جانتے ہوں گے کہ موجودہ اتھروید کا تو یہ پہلا منتر نہیں ہے۔ اس لئے جس کا یہ پہلا منتر ہوگا۔ وہی پنڈت جی کا اصلی اتھروید ہوگا۔ میرا وشواس ہے کہ پنڈت جی بہت جلد اُس اصلی وید کو دنیا کے سامنے پیش کر سکیں گے۔

متذکرہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ پنڈت جی کے خیال کے مطابق اصلی وید اسوقت دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ اب اس سے آگے مضمون کی طوالت کے ڈر سے باقی باتوں کی طرف محض اشارتاً ذکر کر دینا کافی ہوگا۔ اسکے بعد کتاب کے مصنف نے "پنڈت جی کے ویدک سدھانتوں کا مختصر نقشہ دیا ہے۔ کہ جنہیں ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے آئندہ اشو میں درج کریں گے۔"

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر معمولی ہمدردی کا عملی ثبوت

یعنی تریاق اعظم جیسی حیرت انگیز دوا جو دو سو بیماریوں کا ایک ہی علاج ہے۔ ۲۰ اگست تا یکم ستمبر کیلئے نصف قیمت پر

اس دوا کی ایک شیشی کا آپ کے گھر میں ہونا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ گویا ہسپتال کی جملہ ادویات آپ کے گھر میں ہیں۔ اور آپ ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز ہیں۔ لہٰذا کوئی گھر بھی اس تریاق اعظم کی شیشی سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ اصل قیمت دو روپے ۴ آنے۔ رعایتی ایک روپیہ دو آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

معدہ کیلئے آجکل کا موسم بہت خراب ہے۔ یہ تریاق اعظم ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک پیٹ کا پھولنا۔ پیٹ درد۔ قراقر معدہ۔ ریح معدہ وغیرہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ اور علاوہ ازیں ان حسب ذیل بیماریوں کے لئے خصوصیت سے بہت مفید ہے۔ مثلاً سر درد ہر قسم۔ کمزوری دماغ۔ زکام۔ مرگی۔ سرسام بے حسی۔ لقوہ۔ فالج۔ خارش دماغ۔ بیہوشی۔ دماغی چوٹ۔ اعصابی درد۔ خواب غفلت۔ بے خوابی ہذیان۔ درد آنکھ۔ گوہانجنی۔ درد کان۔ کانوں میں کھجلی۔ ورم گوش۔ کرم کان۔ کان کا بہنا۔ امراض ناک۔ ناک میں پھنسیاں۔ بدبوئے ناک۔ بدبوئے دہن۔ چھینکیں۔ سونگھنے کی قوت کا کم ہونا۔ نکسیر۔ تپ تلی۔ درد دانت یا داڑھ۔ مسوڑوں کا پھولنا و درد۔ کرم دنداں۔ دانتوں سے خون جانا۔ دانتوں کو پانی لگنا۔ منہ میں چھالے۔ منہ کا سوجنا۔ سوج لب۔ سوج زبان۔ پھنسی لب۔ دانتوں کا اسفنجی ہونا۔ (سکروی) دانت نکلنا۔ حلق کا بیٹھ جانا۔ گلے پڑنا۔ سوزش گلو۔ گلے میں کھرکھری۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دمہ۔ بلغمی کھانسی۔ دمہ خشک۔ سل۔ نمونیہ۔ امراض دل۔ درد دل۔ ورم پستان۔ درد قولنج کینچوا۔ سب اقسام کرم الامعاء۔ پھوڑا معدہ۔ اسہال۔ پیچش۔ جی متلانا۔ قے۔ خون کی قے۔ ورم معدہ۔ قبض دائمی۔ ہچکی۔ بحس ڈکار جہازی بیماری۔ یرقان۔ جلودھر۔ درد جگر۔ نفخ جگر۔ استسقا۔ تلی۔ خروج مقعد۔ بھگندر۔ بواسیر۔ سوزش مثانہ۔ درد گردہ و مثانہ۔ جریان۔ نامردی۔ ورم خصیہ۔ بائی گولہ۔ سر درد زنان۔ پرسوت زنان۔ سیلان الرحم۔ کثرت حیض۔ امراض حمل۔ امراض رحم حیض کا درد سے آنا حیض کا کم آنا۔

تمام درد اندرونی و بیرونی۔ گنٹھیا۔ عرق النسار (رنگیسی بائی) درد پشت۔ پنڈلیوں کا پھولنا۔ جملہ اقسام بخار۔ انفلوائنزا یعنی جنگی بخار۔ تپ دق۔ پھوڑا پھنسی۔ زخم ران کا لاسنا۔ پت یا پتی۔ داد چنبل۔ گلٹیاں۔ ورم چوٹ۔ خنازیر (ہجیراں) آگ سے جلنا۔ ناسور۔ چھپاکی۔ بجلی سے جھلسنا۔ خارش مقعد۔ داغ خال۔ سوزش۔ کھجلی۔ مہاسہ۔ پسینہ بدبودار۔ بغلگند۔ ہاتھ پاؤں کا پھوٹنا۔ کچلا جانا۔ چھیپ۔ چھالے۔ کثرت پسینہ۔ آتشک۔ سوزاک۔ زہردار ڈنگ۔ افیون کا چھڑوانا۔ تمباکو کا زہر۔ باؤلے کتے کا کاٹنا۔ زہریلی اشیاء کھائی جانا۔ طاعون و امراض بچگان۔ بچوں کا دودھ نہ پینا۔ ڈبہ اطفال۔ خسرہ۔ چیچک۔ سن۔ موٹا پا وغیرہ غرضیکہ اور بھی کئی ایک امراض کا یہ ایک ہی دوا بہترین علاج ہے مفصل آپکو پرچہ ترکیب استعمال سے معلوم ہوگا۔ یہ تریاق اعظم کیا ہے حقیقی معنوں میں بنی نوع انسان کے لئے پیغام شفا ہے۔ آپ کے گھر میں اس کی ایک شیشی کا موجود رہنا۔ گویا یہ اس بات کی گارنٹی ہے کہ آپ واقعی ڈاکٹروں اور حکماء کی ضرورت سے بے نیاز ہیں

"تریاق اعظم" کے ذریعہ جان بلب مریض کو شفا ہوگئی

جناب مسٹر خلیل الرحمن صاحب ایرا ایرا آبزرویٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے "تریاق اعظم" نامی دوا آپ سے منگوائی۔ استعمال کی۔ میں اس کی جسقدر بھی تعریف کروں کم ہے۔ یہ تریاق اعظم ہر ایک بال بچے والے گھر میں موجود رہنا بہت ضروری ہے۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ ڈاکٹر اور حکیم کا ملنا مشکل تھا۔ اور میرے ایک پڑوسی کی جان نکل رہی تھی۔ اور اس جاں بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہوگئی۔ اور ایسی مثالیں بے شمار ہیں۔ جن میں اڑے وقت میں یہ تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی۔ آپ نے ایسی دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ اگر اسے "زندگی کا رہبر" کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاں بہت جلد بذریعہ وی پی بھیج کر شکریہ کا موقعہ دیں!"

ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بھی رعایت سے کم نہیں

تیر بہدف اور شہرہ آفاق ادویہ

یہ ادویہ جو سالہاسال کی تجربہ شدہ اور بارہا پبلک سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ جس نے ایک دفعہ بھی کوئی دوا استعمال کی وہ ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہوگیا یہی وجہ ہے کہ یہ کارخانہ اپنی نیک نیتی۔ اور پبلک ہمدردی کی وجہ سے الحمد للہ! دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ گو ان ادویہ کی قیمتیں پہلے ہی بہت واجبی رکھی گئی ہیں۔ اتنی واجبی کہ ان میں منافعہ کی بہت کم گنجائش ہے۔ مگر پھر بھی پبلک کی خاص ہمدردی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان ادویہ میں مزید رعایت کے پہلو کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ جو صاحب ۲۰ راگست تا یکم ستمبر یہ ادویہ جن کے نام نیچے درج ہیں طلب فرمائیں گے۔ انہیں ایک روپیہ چار آنہ کی ادویہ پر نصف محصول ڈاک کی رعایت رہے گی۔ اور دو روپیہ آٹھ آنہ کی ادویہ پر سالم محصول ڈاک معاف۔ پانچ روپیہ کی ادویہ پر علاوہ محصول ڈاک کی معافی کے نصف تولہ سرمہ نورانی۔ قیمتی ایک روپیہ چار آنہ جو جملہ امراض چشم کے لئے تریاق اور اس کارخانہ کی نئی ایجاد ہے مفت دیا جائیگا اور دس روپیہ کی ادویہ پر علاوہ محصول ڈاک کی رعایت کے ایک تولہ سرمہ نورانی قیمتی دو روپیہ آٹھ آنے اور اخبار نور ایک سال کیلئے مفت دیا جائیگا۔ علیٰ ہذا القیاس

موتی سرمہ رجسٹرڈ

جو جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

ضعفِ بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندان مبارک تو موتی سرمہ کو ہی پسند فرماتا ہے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپکے موتی سرمہ کو استعمال کرکے بہت مفید مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ کنٹونمنٹ فیروزپور چھاؤنی

تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کے موتی سرمہ کی خدا کے فضل و کرم سے فیروزپور میں بڑی دھوم مچ گئی ہے۔ میری آنکھیں مجھے قریباً قریباً جواب ہی دے چکی تھیں۔ خیال تھا کہ موگہ جاکر آنکھوں کا علاج کراؤں۔ اچانک الفضل پڑھتے پڑھتے آپکے اشتہار پر نظر پڑی منگوایا۔ استعمال کیا۔ سرمہ کیا ہے گویا اللہ تعالےٰ کی رحمت کا کرشمہ ہے۔ میں تو کیا جس جس نے بھی استعمال کیا اس کے مسیحائی اثر کو دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ براہ کرم سات تولہ موتی سرمہ سات شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ بذریعہ وی پی جلد بھیج دیجئے۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

جس نے ایک دفعہ استعمال کی وہ ہمیشہ کیلئے گرویدہ ہوگیا!

اگر آپ کی طبیعت پژمردہ۔ چہرہ زرد۔ سر یا کمر میں درد۔ حافظہ کمزور۔ کسی کام پر دل نہ لگتا چلتے وقت دم چڑھ جانا۔ پنڈلیوں میں دردسی محسوس ہوتی۔ ہاتھ پاؤں پھولتے۔ قوت رجولیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواب دے چکی ہو۔ تو آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں۔ یہ دوا کیا ہے؟ گویا طبّی دنیا میں ایک حیرت انگیز انقلاب ہے۔ نامرد کو مرد۔ اور نامرد کو جوانمرد بنانا اس دوا پر ختم ہے۔ گردوں کو قوی بنانے۔ ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے۔ بھوک کے کھولنے۔ حافظ کو تیز کرنے۔ رنگ کو نکھارنے۔ دل و دماغ کو تقویت دینے پٹھوں کو مضبوط بنانے۔ اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے۔ طبیعت میں خوشی اور نشاط پیدا کرنے۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ کی زائل شدہ قوت کو بحال رکھنے۔ گری ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت کرنے۔ اور خوبصورتی میں اضافہ کرنے۔ چہرہ کو شگفتہ۔ دماغ کو روشن۔ جسم کو چست و چالاک بنانے۔ گذشتہ امنگوں اور زائل شدہ آرزوؤں کو واپس لانے۔ اور جوہر حیات جس کے بغیر زندگی وبال ہے کو خاص ترقی دینے کے لئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ یہ دوا کیا ہے؟ گویا حیات انسانی کے لئے ایک نادر و نایاب تحفہ ہے۔ دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ۔ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اسی کا ہی کام ہے۔ ملیریا بخار کو روکتی اور ملیریا بخار سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرتی ہے۔ مختصر یہ کہ ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ہے۔ علاوہ ان فوائد کے اس کا استعمال ملیریا بخار سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کر کے تنومند بناتا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت جس میں ساٹھ گولیاں ہیں پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

ڈاکٹر صاحب کی رائے

جناب ڈاکٹر سیّد رشید احمد صاحب ایس اے۔ ایس۔ آئی۔ ایم۔ ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ لہٰذا براہِ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی جلد بھیج دیں۔"

ملیریا بخار کی کمزوری دُور ہوگئی

جناب شیخ فخر الدین صاحب ہزاری زمیندار کورائی ضلع کٹک سے لکھتے ہیں کہ "ملیریا بخار کے بعد اکسیر البدن نے بہت فائدہ دیا۔ سب کمزوری دُور ہو کر طاقت بحال ہوگئی۔ لہٰذا ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیج دیں۔"

رفیقِ زندگی

عام طور پر مقوی ادویہ گرم ہوتی ہیں۔ اور گرم مزاج والوں کو بعض اوقات ان کا استعمال ضرر بھی پہنچاتا ہے۔ لہٰذا ایسی طبائع والوں کے لئے ایسی چیز کی ضرورت تھی کہ جو مقوی بھی ہو اور پھر مفرح بھی۔ سو مبارک ہو کہ آخر وہ چیز بھی تیار ہوگئی۔ اسکا نام "رفیقِ زندگی" ہے۔ یہ ایک نادر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ۔ جس سے جوہرِ حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار یا کسی اور وجہ سے جن کے

چہرے زرد بے رونق اور پژمردہ ہو چکے ہوں۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اُٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی۔ گھبراہٹ سستی۔ اُداسی چھائی رہتی ہو۔ ذرا سے کام سے دل اکتا جاتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا استعمال ایک سال کے لئے کسی دوسری مقوی دوا سے آپ کو بے نیاز کر دے گا۔ قیمت فی شیشی جس میں پندرہ ۱۵ تولہ یعنی ایک ماہ کی خوراک ہے۔ پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر کا معجزہ!

ایک اسیّ سالہ بوڑھے کی آواز!

میں باوجود اسّی سالہ بوڑھا ہونے کے الحمدللہ! اب جوانوں سے بھی بڑھ کر طاقت محسوس کرتا ہوں۔ کیوں؟ اس لئے کہ میں گاہے گاہے نور اینڈ سنز کی ساختہ مشہور طاقت کی دوا "اکسیر اکبر" کا استعمال کرتا رہتا ہوں۔ جو ضعفِ دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب ضعف ہاضمہ۔ ضعف بصر۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن سر چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ سستی اُداسی غرضیکہ جملہ کمزوریوں کیلئے تیر بہدف فرحت اور تازگی بخشنے۔ دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی۔ کمزور کو زور آور۔ اور زور آور کو شاہ زور۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوان مرد بنانے کے لئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ جس کی خوبیوں کے

تجربہ کار ڈاکٹر بھی گیت گا رہے ہیں

چنانچہ ڈاکٹر شیر محمد صاحب نمائی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "اکسیر اکبر" کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض جس کی عمر پینتالیس ۴۵ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً عرصہ پچیس ۲۵ سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ استعمال کے بعد حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب خانصاحب محمد روشن خانصاحب انسپکٹر پولیس دیناج پور

سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔ آپ کی مرسلہ "اکسیر اکبر" کے ذریعہ سے خداوند کریم نے مجھے دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ الحمد للہ! اب کامل صحت ہے۔ اور اکسیر اکبر کے استعمال سے طاقت اپنی اصلی حالت پر آگئی ہے۔ میں آپ کا بہت بہت شکر گذار ہوں۔"

یہ سونے کے کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یوہمبین وغیرہ بیش بہا قیمتی اجزاء کا بہترین مرکب ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے محصولڈاک علاوہ۔

طلائے بے نظیر

صرف چند روز استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشا دیکھئے۔ یہ اپنے حیرت انگیز فوائد اور زود اثری کے لئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ شکایات مخصوصہ۔ رگوں کا چھوٹا۔ اعصابی کمزوری۔ جملہ شکایات داخلی وخارجی کا ایک ہی علاج ہے۔ اگر اس کی قیمت دس روپے تولہ بھی رکھی جاتی تو بھی سستا تھا مگر پبلک کے فائدہ اور اپنی چیز کی شہرت کیلئے فی الحال اس کی قیمت بہت ہی کم رکھی جاتی ہے۔ یعنی ایک تولہ کی قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

پھول بغیر کانٹا

اس کے فوائد وہی ہیں جو طلائے بے نظیر کے ہیں۔ ہاں اس میں یہ خوبی ہے۔ کہ باندھنے وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ قیمت فی تولہ تین روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔ اگر طلائے بے نظیر یا پھول بغیر کانٹا کے ساتھ اکسیر البدن یا اکسیر اکبر یا رفیق زندگی کا بھی استعمال ہو تو پھر کیا کہنے۔ سونے پر سہاگہ ہے۔

اکسیر معدہ

یہ اکسیر جملہ امراض معدہ کیلئے تریاق ہے۔ ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت فی شیشی جو کئی ماہ کے لئے کافی ہے۔ دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

ایڈیٹر صاحب فاروق کی رائے

مکرمی جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی۔ ان دنوں مجھے پیٹ میں ہر وقت نفخ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی۔ اور میری تمام معدہ اور شکم کی تکلیف رفع ہو گئی۔ اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے کاموں میں برکت دے۔

موتی دانت پوڈر

حکماء اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ گندہ منہ اور میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو مقدم اور ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کرتا۔ انہیں فولاد کیطرح مضبوط بناتا۔ موتیوں کی طرح چمکاتا۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ گوشت خورہ۔ دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا۔ دانتوں میں میل جمنا یا ان کا رنگ زرد رہنا۔ اور منہ سے پانی آنا۔ غرضیکہ جملہ امراض دندان کے لئے یہ موتی دانت پوڈر اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کے لئے کافی ہے۔ ایک روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

ایک لیڈی ڈاکٹر کی رائے

لیڈی ڈاکٹر جناب غلام فاطمہ صاحبہ سب اسسٹنٹ سرجن لدھیانہ سے تحریر فرماتی ہیں کہ "مجھے اس کے اظہار میں خوشی ہے کہ آپ کے موتی دانت پوڈر نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیج دیں۔ نیز میری ایک سہیلی کو بھی موتی دانت پوڈر کی ضرورت ہے۔ اور پہلے جو پوڈر آپ سے منگوایا تھا وہ انہوں نے بھی استعمال کیا۔ ان کو بھی اس پوڈر سے بہت فائدہ ہوا۔ اب انہوں نے جلدی چھٹیوں پر کشمیر جانا ہے۔ اور انہوں نے مجھے تاکید کی ہے کہ ان کے لئے ایک شیشی پوڈر مذکور کی منگوا دوں۔ لہٰذا بذریعہ خط ہٰذا آپ ایک شیشی موتی دانت پوڈر بذریعہ وی پی ان کے پتہ پر جلد بھیج دیں۔"

اکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں۔ یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ سر میں درد۔ چہرہ زرد۔ طبیعت سرد۔ ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے۔ دل اکتایا ہوا۔ بھوک مری ہوئی۔ غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے۔ ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے۔ اگر اسکی قیمت دس روپے بھی رکھی جاتی تو بھی تھوڑی تھی مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اسکی قیمت تین روپے مقرر کی جاتی ہے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

بیس سالہ احتلام جریان اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خانصاحب مگھال ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی اس سے اس حد تک فائدہ ہوا کہ بیس۲۰ سال کے امراض احتلام جریان سستی وغیرہ سب جاتے رہے۔ اللہ تعالےٰ اس ایجاد کے لئے آپ کو جزائے خیر دے۔"

قبض کشا گولیاں

اوّل تو کبھی کبھار کی قبض بھی نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو صحت کا بیمہ ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر بواسیر

سچ پوچھو تو نوے فیصدی لوگ اس موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ یہ نامراد مرض انسان کا خون نچوڑ کر اسے ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتی ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس موذی مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو۔ خدا کے کرم سے زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت تین روپے محصول ڈاک علاوہ۔

تین شیشی اور بھیجئے

جناب بابو محمد سالم اکبر صاحب ہیڈ کلرک اچھا پور نواب گنج سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے ایک دوست کے لئے پہلے بھی آپ سے اکسیر بواسیر نامی دوا منگوائی تھی۔ جس سے وہ دوست ایک سال تک بالکل اچھے رہے۔ اب اور مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے۔ لہٰذا بدین خط ہذا تین شیشی اکسیر بواسیر اور بذریعہ وی پی بھیجکر شکریہ کا موقع دیجئے۔"

تریاق سوزاک

یہ نامراد مرض درحقیقت شیروں کو بزدل۔ جوانمردوں کو زندہ درگور بنا دینے والا ہے پیشاب کا جل کر آنا جس میں پیپ کا اخراج ہو۔ پیشاب کی نالی میں زخم کی وجہ سے درد کے ساتھ تڑپنے اور بلکتے مریضوں کے لئے ہماری یہ دوا "تریاق سوزاک" پیغام شفا ہے۔ اس کی پہلی خوراک ہی سے درد جلن اور سوزش دور ہو کر ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اور مریض جملہ شکایات سے نجات پاکر راحت محسوس کرتا ہے۔ باقی خوراکوں سے باقی ماندہ نقائص دور ہو کر انسان جوانمرد تندرست اور قابل اولاد ہو جاتا ہے۔ قیمت پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے استعمال ہر قسم ہیضہ پیچش اور سوکھا پن وغیرہ کیلئے بفضل ایزدی تیر بہدف ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے محصولڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی۔ قیمت یکصد گولی دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

بیس۲۰ سالہ افیون کھانے کی وبا سے نجات مل گئی

مکرم جناب نور احمد خان صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر سانبھ لیک

تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کی مرسلہ افیون چھڑاؤ گولیاں ایک شخص کو استعمال کرائی گئیں۔ یہ صاحب بیس۲۰ سال سے افیون کھانے کی وبا میں مبتلا تھے۔ ان کا افیون کھانا قریباً قریباً چھوٹ گیا ہے۔ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ تھوڑی گولیوں کی اور ضرورت ہے۔ لہٰذا ایک صد گولیاں بدین خط ہذا بھیج دیجئے۔"

مچھر پروف

جب انسان رات کو میٹھی نیند سو رہا ہو تو اسوقت مچھروں کے کاٹنے سے جو بے چینی ہوتی ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ پھر اس کے کاٹنے سے انسان ملیریا بخار جیسے موذی روگ میں جو انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کیلئے ہم نے ایک ایسی دوا ایجاد کی ہے جس کی بو سے مچھر اسطرح بھاگتا ہے۔ جس طرح لاحول سے شیطان۔ اسکے چند قطرے جسم پر مل لیجئے۔ اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجئے دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہے۔ مگر مرض دمہ سے تو خدا کی پناہ کیونکہ یہ ایسا نامراد مرض ہے کہ اس کی وجہ سے نہ اٹھتے نہ بیٹھتے نہ سوتے نہ جاگتے نہ چلتے نہ پھرتے حتیٰ کہ انسان کو کسی پہلو بھی چین نہیں آتا۔ پھر اس کے متعلق عام طور پر یہ مشہور ہے، کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ ہر فرد کو اس موذی مرض سے بچائے ہم نے سالہا سال کی محنت شاقہ اور وسیع تجربہ کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے۔ جو انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ میں خدا کے کرم سے اس ظالم مرض سے چھٹکارا کرا دیتی ہے قیمت تین روپے محصول ڈاک علاوہ

سید حسین صاحب بانکا ضلع بھاگلپور سے لکھتے ہیں کہ

"آپ کے ہاں سے کسی ایک اشخاص نے اس جگہ دمہ وغیرہ کی دوائیں منگوائیں۔ خدا کے فضل سے سب کو آرام ہو گیا۔ آپ کی ادویات واقعی بے نظیر ہیں۔ سب استعمال کرنیوالے بہت تعریف کر رہے ہیں۔ لہٰذا اور حسب ذیل ادویہ .... بذریعہ وی پی جلد بھیج دیجئے۔"

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

:- اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸؍ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۹۱۴ :۔ منکہ فقیر محمد ولد محکم قوم موچی ساکن سیکھواں تحصیل گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس کوئی ایسی مستقل جائیداد نہیں ہے جس کا کوئی حصہ وصیت کرسکوں۔ صرف یہ عہد کے طور پر وصیت کرتا ہوں کہ اپنی زندگی میں دس روپے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کردوں گا۔ اگر میری وفات کے بعد میری جائیداد اور ثابت ہو۔ تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور لینے کی مستحق ہوگی۔

العبد:۔ فقیر محمد احمدی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ فتح دین احمدی سیکھواں نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ خیرالدین سیکھواں بقلم خود۔

نوٹ۔ موصی نے حصہ آمد کی بھی بعد میں وصیت کردی ہوئی ہے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۳۲ :۔ منکہ مرزا بہادر بیگ ولد خدا دار خاں قوم مغل برلاس۔ پیشہ پنشنر فوجی عمر ۷۵ سال۔ تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۰۵ء ساکن لنسووالی۔ ڈاکخانہ جلال پور جٹاں تحصیل و ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۵ جون ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے میری آمد صرف پانچ روپے ماہوار ہے۔ جو بصورت پنشن فوج حاصل ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

العبد:۔ مرزا بہادر بیگ ساکن لنسووالی۔ گواہ شد:۔ محمد حسین احمدی دوکاندار لنسووالی گواہ شد:۔ کاتب الحروف محمد عبدالعزیز انسپکٹر بیت المال بقلم خود۔

نمبر ۸۲۱ :۔ منکہ چوہدری شکر اللہ خاں عزیز ولد حضرت چوہدری نصراللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ، قوم جٹ ساہی پیشہ زمینداری۔ عمر تخمیناً چالیس سال۔ تاریخ بیعت حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات سے چند یوم پہلے ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری سالانہ آمدن پر ہے جو مجھے بصورت غلہ اور قدرے نقدی اللہ تعالےٰ کے فضل سے موصول ہوتی ہے۔ چونکہ میری آمدن کی مقدار مقرر و معین نہیں ہے۔ اور اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اس لئے اس کی مستقل تخصیص و تشخیص اور صحیح میزان کی تعیین محال ہے۔ بعد وضع مطالبات سرکاری یعنی اقساط لگان فصل خریف و فصل ربیع اور دیگر جوب لازمہ مقررہ واجب الادا میری سالانہ آمدن کا تخمیناً اندازہ موازی ۱۵۰ من غلہ گندم درجہ دوم اور مبلغ ۴۰ روپے ہے چنانچہ میں اپنی جملہ آمدن بعد وضع واجبات سرکاری وغیرہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ باقاعدہ تا زیست ۱/۱۰ دسواں حصہ آمدن داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ البتہ ایسی جائیداد ۱/۱۰ حصہ کی قیمت کے طور پر اگر میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ رقم منجملہ قیمت ۱/۱۰ حصہ جائیداد سے منہا کرکے بقیہ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یا اس ۱/۱۰ حصہ کی بقیہ قیمت کی حقدار ہوگی۔ بشرطیکہ میرے ورثا بقیہ حصہ قیمت ادا کرنا پسند کریں۔ لیکن قیمت کا اندازہ بذریعہ ثالث مقرر ہوگا۔ اور ثالث کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ اور تقرر ثالث کے لئے اس شرط کی پابندی لازم ہوگی۔ کہ ثالث مسلمہ طور پر احمدی اور متقی شخص ہو۔ میری آمدن میں اگر خدانخواستہ اگر کمی واقع ہوگی۔ تو بھی اور اگر انشاء اللہ العزیز بیشی واقع ہوگی تو بھی حسب حالات میں بحق صدر انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصہ آمدن کی ادائیگی کی وصیت کرتا ہوں۔

مرقومہ ڈسکہ ۱۸ مئی ۱۹۳۷ء، وصیت ہذا بقلم شکر اللہ خاں موصی تحریر نمود۔

العبد:۔ شکر اللہ خاں موصی۔ گواہ شد:۔ مستری رحیم بخش امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری غلام محمد قوم جٹ ساہی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ میاں محمد شفیع کارندہ چوہدری شکر اللہ خاں۔ گواہ شد:۔ میاں محمد اسمٰعیل سکرٹری ڈسکہ۔ گواہ شد:۔ اصغر علی احمدی ڈسکہ نشان انگوٹھا۔

نوٹ:۔ قابل توجہ و عملدرآمد متعلق ادائیگی حصہ آمدن وصیت ہذا امر یہ ہے کہ میری آمدن چونکہ غلہ و نقدی فصلانہ ہے۔ یعنی غلہ کی آمدن فصل ربیع میں اور نقدی کی آمدن فصل خریف میں مجھے وصول ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر میں بالمقطع حصہ آمدن ۱/۱۰ منجملہ غلہ و نقدی یکمشت ادا کرنا چاہوں تو فصل ربیع میں ادا کردیا کروں گا۔ اور اگر فصل وار ادائیگی کروں گا تو پھر منجملہ آمدن غلہ گندم ۱/۱۰ حصہ غلہ گندم درجہ دوم، ورنہ قیمت شرح مقرر کردہ مقامی پنچائت نرخہائے اجناس ۱/۱۰ حصہ غلہ گندم درجہ دوم فصل ربیع میں اور ۱/۱۰ حصہ نقد آمدن فصل خریف میں ادا کردیا کروں گا۔

العبد:۔ شکر اللہ خاں موصی۔ گواہ شد:۔ مستری رحیم بخش امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ گواہ شد:۔ میاں محمد اسمٰعیل سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈسکہ

نمبر ۸۱۹ :۔ منکہ زینب بی بی اہلیہ چوہدری شکر اللہ خاں صاحب عزیز قوم جٹ۔ عمر تخمیناً ۳۵ سال۔ پیدائشی احمدی سکنہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (الف) چوہدری شکر اللہ خانصاحب عزیز میرے خاوند میرے کفیل ہیں۔ میرا گذارہ میری کسی ذاتی جائیداد یا آمدن پر نہیں ہے (ب) تاہنوز میری ذاتی جائیداد صرف موازی ۲۶ کنال ۲ مرلہ اراضی ہے۔ جو میں نے خاوند چوہدری شکر اللہ خاں صاحب عزیز سے بعوض مبلغ (۱۷۰۰ روپیہ) (یک ہزار ہفتصد روپیہ) بطور بیع شرعی خریدی ہوئی ہے۔ مگر بیعانہ اس لئے باقاعدہ تحریر کراکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹری نہیں کرائی گئی کہ میں موضع ڈسکہ خاص میں مالکہ اراضی نہیں ہوں۔ اور خطرہ تھا کہ بسبب تفوق حقوق کوئی دیگر مالک بذریعہ شفعہ دعویٰ دخلیابی عدالت سرکاری میں دائر نہ کرے۔ تفصیل زر معاوضہ حسب ذیل ہے۔ (۱) منجملہ رقم حق مہر بقیہ حصہ واجب الوصول مبلغ ۵۰۰ سو روپیہ۔ (۲) قیمت زیور جو خاوندم نے کپڑہ کی تجارت یعنی دکان بزازی شروع کرنے کے لئے مجھ سے قرضہ حسنہ برداشت کیا تھا۔ مبلغ ایک ہزار دو سو روپیہ۔ میزان ۱۷۰۰ سو روپیہ (ج) میرے بھائیوں (چوہدری بشیر احمد۔ چوہدری رشید احمد چوہدری نصیر احمد صاحبان) کی جائیداد میں سے جو انہیں والدیم ماجد چوہدری غلام احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے ورثہ میں ملی۔ میرا شرعی حصہ تاہنوز قابل تقسیم واجب الوصول ہے۔

(د) اراضی مذکور ضمن ب خاوندم چوہدری شکر اللہ خانصاحب عزیز کی اپنی گرہ سے زر خرید پیدا کردہ ہے۔ حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو وثیقہ بیعانہ محررہ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۳ء مصدقہ سب رجسٹرار ڈسکہ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۲۳ء منجانب نہال کور بیوہ ودھاوا سنگھ قوم جٹ سکنہ ڈسکہ خاص بہ نمبر ۱۲۷۷ بہی نمبرا جلد ۷۹۲ صفحہ ۱۳۷ تا ۱۳۹ بحق چوہدری شکر اللہ خانصاحب عزیز۔ اور یہ ۳۶ کنال ۱۰ مرلہ اراضی بذریعہ آبپاشی چاہ ٹالی والہ عرف نہر والہ۔ مزروعہ اور آباد ہے۔ اور موازی اڑھائی مانی غلہ گندم سالانہ لگان وصول ہوتا ہے۔ میں اپنی آمدن کے ۱/۵ حصہ اور اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ کہ میں جب تک زندہ ہوں اپنی آمدن کا ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور میری وفات کے بعد میری جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اگر میری وفات پر مزید براں کوئی اور جائیداد بھی میرے تام میرے قبضہ و تصرف میں ہوگی۔ خواہ منقولہ و غیر منقولہ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ البتہ اس عرصہ میں اگر کوئی رقم میں خود یا میرے ورثاء میں سے کوئی وارث بطور قیمت حصہ جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لیوں۔ تو اس قدر رقم منہا کر کے صدر انجمن احمدیہ بقیہ حصہ کی مالک متصور ہوگی۔ مرقوم ڈسکہ ۱۴ مئی ۱۹۳۷ء۔

العبد:۔ زینب بی بی موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ شکر اللہ خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ چوہدری غلام محمد ڈسکہ قوم جٹ ساہی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ پنڈت رام رتن کلرک ٹاؤن کمیٹی ڈسکہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ مستری رحیم بخش امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈسکہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ چوہدری احمد محمود نصر اللہ خاں پسر موصیہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری احمد مسعود نصر اللہ خاں پسر موصیہ ٭ کاتب وصیت ہذا۔ چوہدری شکر اللہ خاں خاوند موصیہ ٭

ملیریا سے بچنے کے طریقے

ہمارے ملک میں ملیریا کو روکنے کے طریقے بتانے کی بڑی ضرورت ہے۔ کچھ طریقے مختصراً نیچے لکھے جاتے ہیں۔ طریقے دو طرح کے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو وہ کہ جنہیں اگر فرداً فرداً کیا جائے تو بچاؤ ہو سکتا ہے۔ دوسرے وہ جنہیں سرکار ریاستیں زمیندار رعایا کی بھلائی کے لئے کام میں لا سکتے ہیں۔

۱۔ پہلی قسم کے طریقوں میں سب سے موٹی بات تو یہ ہے ملیریا والے مقامات سے ہی اپنے کو بچائے رکھنا چاہیئے۔ جس جگہ ملیریا بخار کا زور ہو وہاں سے ہٹ جانا ہی بچاؤ کا سب سے یقینی طریقہ ہے۔ مگر عام طور پر لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ملیریا ایک بہت معمولی بیماری ہے۔ اکثر پلیگ اور ہیضہ کو چھوڑ کر اور کسی بیماری میں لوگ وطن چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

۲۔ بند اندھیرے اور نمدار مکان یا کمرے ہی مچھروں کے دل پسند ٹھکانے ہیں۔ ایسی جگہوں میں ملیریا میں مبتلا مچھروں کا ہونا بہت ممکن ہے۔ جہانتک ہو سکے ایسے مکانوں ان کے پڑوس یا گھر میں ایسی جگہوں سے پرہیز رکھنا چاہیئے۔ یوں تو بند اور نمدار جگہیں ہر حالت میں صحت کیلئے بری ہوتی ہیں۔ لیکن ملیریا کی تو انہیں کان ہی سمجھنا چاہیئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گنجان آبادی والے شہروں میں غریب لوگوں کو مجبوراً ایسی ہی جگہوں میں رہنا پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں کمرے بالکل سوکھے اور صاف رکھنے چاہئیں۔ دوسرے تیسرے روز گندھک یا اور کسی چیز کا تیز دھواں کر دینے سے مچھر و دیگر بیماریوں کے جرمز ہلاک ہو جاویں گے۔ دیواروں پر فینائیل چھڑکنا بھی فائدہ مند ہے لوگوں کا خیال ہے کہ ملیریا کے دنوں میں ابالا ہوا پانی پینا بہت ضروری ہے۔ لیکن ناظرین خود دیکھیں گے کہ سیدھے خون میں جانے سے ہی ملیریا کے جرمز نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ پیٹ میں نہیں۔ لہٰذا جہانتک ملیریا سے کام ہے وہاں تک گرم پانی پینا ضروری نہیں یہ نئی کھوج ہے

۳۔ اوپر جو لکھا جا چکا ہے اس سے ظاہر ہے کہ مچھر ہی ساری خرابی کی جڑ ہے۔ اگر کسی طرح مچھروں کو ہلاک کیا جا سکے تو ملیریا کی جڑ ہی کٹ جائے۔ ہم دھواں گندھک فینائیل وغیرہ مچھروں کے مارنے کی کئی ترکیبیں لکھ آئے ہیں۔ کوشش یہ کرنی چاہیئے۔ کہ ان کے انڈے اور بچے ہی تباہ کر دیئے جائیں۔ عام طور پر گھروں میں نالیاں گندی رہتی ہیں۔ جانچ کرنے پر ان میں مچھروں کے بچے بہت دکھائی دیں گے۔ لہٰذا نالیوں کو ایسا بنانا چاہیئے۔ کہ ان میں پانی ایک منٹ بھی نہ ٹھہر سکے اس کے علاوہ کبھی کبھی فینائیل ڈال دینے سے بچے زندہ نہیں رہ سکتے۔ گھر میں یا پڑوس میں اگر ایسے گڑھے ہوں جن میں برساتی پانی جمع ہو جاتا ہو تو انہیں بھروا دینا چاہیئے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ان میں تھوڑا سا مٹی کا تیل ڈال دینے سے بھی بچے مر جائیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ مٹی کا تیل پانی سے ہلکا ہوتا ہے۔ اور اسے پانی میں چھوڑنے سے تیل کی ایک پتلی تہہ پانی کو ڈھک لیتی ہے۔ بچوں کو اسطرح سانس لینے کے لئے ہوا نہیں ملتی اور وہ مر جاتے ہیں ٭

(۵) اگر مکان کے دروازوں اور کھڑکیوں میں تار کی جالی لگوا دی جائے۔ تو مچھروں کے آنے کی گنجائش اور بھی کم ہو جائے یہ معمولی درجے کے لوگوں کے لئے ذرا مشکل ہے اگر سارے مکان میں نہ لگوا کر سونے کے کمرے میں لگوا دی جائے تو بھی روک تھام میں بڑی مدد مل سکتی ہے ٭

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام چوہدری عطاء اللہ خان مولوی فاضل پرنٹر چھپوا کر ایس محمد یوسف ایڈیٹر و پبلشر نے قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا